

رجسٹرڈ ای نمبر ۲۶۵۰

ششمس
ماہور رشتا
الاکام

مئی ۱۹۳۱ء

مدیر
ظہور احمد بگوی

مقاومت
بھیرہ (پنجاب)

چند سالانہ

(ع-۱)
دو روپیہ

سادکار

اعلیٰ حضرت جامع الشرائع والطرقت فخر العلماء قدوة المسالکین
زبدۃ العارفین امام العاشقین مولانا محمد ابراہیم صاحب محمد اکبر گوی نور اللہ مرقدہ

اغراض و مقاصد

۱، اندرونی و بیرونی حلوں سے اسلام کا تحفظ۔ تبلیغ و اشاعت اسلام
۲، اصلاح رسوم و احیاء و اشاعت علوم دینیہ۔

قواعد و ضوابط

۱، رسالہ کی عام قیمت دو روپیہ سالانہ مقرر ہے۔ مگر جو صاحب پانچ روپیہ یا اس سے
زیادہ رقم بغرض اعانت ارسال فرمائیں گے۔ وہ معاون خاص تصور ہو گے۔ ایسے
حضرت کے اسماء گرامی شکر کے ساتھ درج رسالہ ہوا کریں گے۔
۲، غریب مفلس شخص اور طلباء کیلئے رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ سالانہ مقرر ہے
۳، ممبران حزب الانصار اور حزب الانصار کے معاونین کی خدمت میں رسالہ بلا معاوضہ
بھیجا جائیگا۔ چندہ ممبری کم از کم چار آنہ ماہوار مقرر ہے۔

۴، جو صاحب کم از کم پانچ خریداریں گے وہ معاونین میں شمار ہونگے۔ اور ان کی
خدمت میں ان کی خواہش پر ایک سال کیلئے رسالہ مفت جاری کیا جائیگا۔

۵، بذریعہ وی پی ایس سال کرنے پر ہم زیادہ خرچ ہوتے ہیں۔ نیز بعض اصحاب دی پل
و ایس کرتے ہیں۔ اسلئے دفتر کا نقصان ہوتا ہے۔ لہذا جملہ خریداران زر چندہ نذر
مندی آرڈر ارسال فرمایا کریں۔

۶، نمونہ کا چرچہ ہر کے ٹکٹ آنے پر ملے گا۔ مفت نہیں بھیجا جائے گا۔

۷، رسالہ ہر انگریزی ماہ کی ۲۰ تاریخ کو بھروسے ڈاک میں ڈالا جاتا ہے۔ چونکہ
رسائل کے چوروں کی آج کل کثرت ہے۔ اسلئے جس صاحب کو نہ ملے وہ یکم سے پہلے
اطلائیں۔ ورنہ دفتر ذمہ لرنہ ہوگا۔ جبکہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام

مینجر رسالہ شمس السلام بھیرہ پنجاب، دھونی چاہیے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شمس المآثر

ماہانہ جریڈا

جلد ۲	بابت ماہنامی مطابق ماہ ذوالحجہ ۱۳۴۹ھ و محرم ۱۳۵۰ھ	نمبر
نمبر شمار	فہرست مضامین	نمبر صفحہ
۱	سرس - از عید المجید صاحب بھیروی	۲
۲	باب التفسیر - ماخوذ	۳
۳	باب الحدیث - ماخوذ	۶
۴	تحقیق المسائل - مولوی شرف الدین احمد صاحب بہار	۸
۵	مساجد جمعہ - - - -	۹
۶	سلطان جواہر - مولانا محمد امام دین صاحب لکھنؤ	۱۲
۷	اسلام کی آواز -	۱۴
۸	الہام مرزا صاحب قادیانی - بالوجیب اللہ کلرک	۲۷
۹	نظم - عبد المجید بھیروی	۲۸
۱۰	کیفیت کار مرد مختار - بابت ماہ فروری - مارچ - اپریل	۲۵
۱۱	کلام شیخ - مولوی شیخ عبد اللہ صاحب	۲۶
۱۲	ارشاد مولانا ابوالکلام آزاد -	۳۱
۱۳	در بارہ سیال شریف میں عظیم آستان جلعہ دستار بندی	۳۲
۱۴	مضمون عالمہ لکھنؤ اسب باطلہ -	۳۵
۱۵	روضہ کے بارہ میں جامع اسلامیہ ڈبیل کے مفتی صاحب کا فتویٰ	۳۶
۱۶	ناموران اسلام -	۳۶
۱۷	اصلاح کی تجاویز - مولوی محمد عبید اللہ صاحب علوی	۳۷
۱۸	حفظان صحت - حکیم حافظ علامہ جیلانی صاحب بھیروی	۴۰

مَدَن

(از عبدالمجید بھیروی)

شایانِ وصف و حمد ہے وہ جامعِ صفات جس نے بنائے ارض و سما ساری کائنات
سایہ ہے اپنے سر کا محبت کی پاک ذات ہے قُبَّ آلِ محبوبِ مری موجبِ نجات
سہ تن کا ہوں غلامِ فدا پختن پہ ہوں
قربانِ ساری آلِ حسینِ حسن پہ ہوں

بوکیہ پاک پر ہوں دل و جاں سے میں فدا منصبِ دیل ہے حق نے جنہیں یارِ غار کا
ہر حال میں ہے وہ مدگارِ مصطفیٰ مال و منال اپنا رو حق میں ہے دیا
سہ تن کا ہوں غلامِ فدا پختن پہ ہوں
قربانِ ساری آلِ حسینِ حسن پہ ہوں

فنا روقِ عمرِ قوتِ دینِ محمدی جنہوں نے عمرِ عبدِ السلام میں کٹی
کی صرفِ کارِ دین میں سب اپنی زندگی راضی ہے اُن سے ذاتِ خدا اور خوش نئی
سہ تن کا ہوں غلامِ فدا پختن پہ ہوں
قربانِ ساری آلِ حسینِ حسن پہ ہوں

عثمانِ باکرم ہیں کرامت میں لا جواب دارِ مادیں رسول کے اور جامعِ کتاب
ہیں خاندانِ پاکِ نبوت سے فیضیاب خانہِ یوان کے دشمن و بدخواہ کا خراب
سہ تن کا ہوں غلامِ فدا پختن پہ ہوں
قربانِ ساری آلِ حسینِ حسن پہ ہوں

مولانا علی یہ جان کروں اپنی میں نشار جو بابِ شہرِ علم ہیں بافضلِ کروگار
بھائی نبی کے فاطمہ کے زوجِ مادر صلواتِ حق ہو اُن پہ سدا لیل اور نہا
سہ تن کا ہوں غلامِ فدا پختن پہ ہوں
قربانِ ساری آلِ حسینِ حسن پہ ہوں

خیر النساءِ پر حجتِ حق کا نزول ہو پیشِ نبی وسیلہ ہمارا بتول ہو

رکھیں وہ ہم کو یا وہ جہنم میں بھولے
حق تھا اے اُن کی سفارش قبول ہو
ستن کا ہوں غلام وندا پختن پہ ہوں
قربان ساری آلِ حسین و حسن پہ ہوں
جس وقت پیش روز ہر اس و امید ہو
وار دگن اہنگا ہوں یہ وقتِ شدید ہو
شائع ہمارا شائعِ یوم الوعیہ ہو
مُساو و شمسار نہ اُسدنِ محید ہو
ستن کا ہوں غلام وندا پختن پہ ہوں
قربان ساری آلِ حسین و حسن پہ ہوں

باب التفسیر

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا أَوْ قَالَ أُوحِيَ إِلَيَّ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ شَيْءٌ وَمَنْ قَالَ سَأُنْزِلُ مِثْلَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَلَوْ تَوَدَّىٰ الْأَعْمَىٰ
فِي غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمُلْكُ مَنَاسِقُ لَا يَرَىٰ شَيْئًا مِّنْهُمْ جِئُوا نَفْسَكُمْ
الْيَوْمَ بِخِزْيَانٍ عَذَابِ الْأَمْوَنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَ
كُنْتُمْ عَنْ آيَاتِهِ تَسْتَكْبِرُونَ ۝ (سورہ انفاس رکوع ۱۰)

مطلب۔ اُس سے زیادہ ظالم اور کون ہو سکتا ہے۔ جس نے خدا پر جھوٹ باندھا
یا یہ کہا کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے۔ حالانکہ اس پر کوئی وحی نہیں آئی یا کوئی اپنے کمال کے غرور
پر یہ کہے کہ جیسی کتاب رسول پر اتری ہے۔ ہم بھی ایسی کتاب بنا سکتے ہیں۔ اپنی ترقی
جو چاہیں کہتے ہیں مگر اے مخاطب اگر تو ان ظالموں کا حال مرتے وقت دیکھے۔ کہ موت
کیسی سخت اُن پر ہوگی۔ اور فرشتے ان کی طرف اٹھ بڑھاتے ہوں گے۔ کہ اپنی جانوں کو
نکالو (اب تک تم نے چین کیا یا جس طرح پہلے آج وہ دن ہے کہ تمہارے جھوٹ کی
سزا میں تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائیگا۔ تم وہی ہو کہ خدا کی نشانوں کو حقیر سمجھتے
تھے۔ اور اپنے آپ کو بڑا خیال کرتے تھے۔ یعنی خدا کے سچے رسول جو اپنی سچائی کی
نشانیں دکھاتے تھے۔ یا ان کے ورثاء ان کے جانشین جو حقانیت کی دلیل ہیں

پیش کرتے تھے۔ تم تجربہ کی متی میں اس طرف توجہ بھی نہیں کرتے تھے۔ اور انہیں پھر توجہ خیال کیا کرتے تھے۔“

۱۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں تین قسم کے لوگوں کو بہت بڑا ظالم فرمایا ہے۔ ایک وہ جو خدا پر افترا کرے۔ دوسرے وہ جو وحی کا جھوٹا دعویٰ کرے تیسرے وہ جو اپنے آپ کو صاحب کمال سمجھ کر یہ دعویٰ کرے کہ کلام الہی کے مثل میں بھی بنا سکتا ہوں۔ اب ہر ایک قسم میں اقسام ہیں۔ مثلاً خدا پر افترا کرنے والے کئی طرح کے گذرے ہیں۔ اور اب بھی موجود ہیں۔ ایک وہ جو کہتے تھے کہ خدا نے کسی پر کچھ نازل نہیں کیا۔ اب بھی ایک گروہ کی یہ رائے ہے کہ خدا نے انسان کو عقل دی ہے یہ کافی ہے۔ کہ اب رسول و کلام الہی کی ضرورت نہیں ہے فرض کہ کلام الہی کے نزول کا انکار کرتے ہیں۔

۲۔ جو شک کرتے ہیں وہ مفتری ہیں۔ کیونکہ نبیوں کی عبادت کو حکم الہی جانتے ہیں۔ قرآن شریف کی مقتدرائتوں میں مشرکین کی نسبت فرمایا ہے یَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ یعنی اللہ پر افترا کرتے ہیں۔

۳۔ مشرکین کے سوا بھی دوسرے مشرکین کو بھی اللہ تعالیٰ اس قسم میں داخل کیا ہے۔ کیونکہ بہت باتیں جو انہوں نے اپنے خیال و قیاس سے نکالیں یا ان کے باپ دادا نے انہیں بتائیں۔ وہ احکام الہی سمجھتے ہیں اور یہی کہتے ہیں۔

۴۔ اہل کتاب کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس قسم میں داخل فرمایا ہے۔ اور ان کو مفتری ٹھہرایا ہے۔ کیونکہ تثلیث کو خدا کی ذات میں داخل کرتے ہیں اور ان کا ماننا فرض سمجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ توریت انجیل میں خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ کی بشارت نہیں دی۔ اور بہت باتیں ہیں جو یہود اور نصاریٰ خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ مگر دراصل وہ باتیں خدا کی طرف نہیں ہیں۔ یہ صریح افترا ہے۔

۵۔ وہ شخص جو جھوٹا دعویٰ کرے۔ کہ مجھ پر خدا کی طرف سے وحی آتی ہے۔
۶۔ جو کوئی خدا تعالیٰ کی ذات و صفات میں ایسی باتیں کہے جو اس کی شان و

عظمت کے خلاف ہے وہ بھی مفتری ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ عرش پر اس طرح بیٹھتا ہے جس طرح انسان بیٹھتا ہے۔ غرضیکہ جن کو اللہ تعالیٰ نے ظالم کہا ہے وہ چھ قسم کے ہیں۔ اور سب کا ایک حکم ہے۔

دوسری قسم کے لوگ جو بہت بڑے ظالم ہیں۔ وہ جنہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ ہم پر وحی آتی ہے۔ حالانکہ ان پر کوئی وحی نہیں آئی۔ بظاہر یہ کوئی جداگانہ قسم مفتری کی نہیں ہے۔ بلکہ پہلی قسم میں جو پانچویں صورت بیان کی گئی ہے وہی ہے۔ مگر اس کو علیحدہ کر کے بیان کرنا یا تو اس غرض سے ہو سکتا ہے۔ کہ اس کا اہتمام زیادہ مقصود ہے۔ کیونکہ اس وقت ایسے مفتری یعنی مسلمہ کذاب اور اسود موجود تھے۔ گو ان کا دعویٰ کچھ دنوں بعد ظاہر ہوا ہو۔ اسلئے ایسے مفتری کو حصول کر بیان کر دیا گیا۔ اور اگر وحی کے مشہور معنی نہ لئے جائیں۔ بلکہ انسان کے مانع میں جو خیال زور کے ساتھ فوراً آ جاتا ہے۔ اُسے بھی وحی کہتے ہیں۔ یہ حنی لئے جائیں۔ اور یہ مطلب لیا جائے کہ اپنے فوری خیالات کی نسبت ہوتا ہے۔ کہ اس رسول کی طرح مجھ پر وحی کی گئی۔ وہ بڑا ظالم ہے۔ کیونکہ رسول یا جو وحی کا دعویٰ کرتے ہیں وہ تو وحی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے۔ یہ اپنے خیالات کو وحی کہہ کر دھوکا دینا چاہتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَمْ يَوْحِ اِلَيْهِ شَيْءٌ یعنی اُس پر وحی کچھ نہیں کی گئی یعنی انبیاء و رسولوں کو جو اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے۔ وہ اس پر نہیں ہوئی اگرچہ ان قسم کے خیالات اُسے ہوئے ہوں جنہیں محاورہ عرب میں وحی کہہ دیتے ہیں۔ اس معنی میں یہ خرابی ہے کہ یہ قسم بالکل جدا ہوگی پہلی قسم سے۔

تیسری قسم بہت بڑے ظالموں کی وہ ہے جو اپنے کمال کے گھمنڈ میں کلام الہی مقابلے میں یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم بھی ایسا بنا سکتے ہیں۔ یہ ان کا کہنا یا تو اس وجہ سے ہے کہ اسے کلام الہی نہیں سمجھتے۔ یا یہ کہ خدا ہی پر انہیں ایمان نہیں ہے۔ یہ لاد مذہب دہریہ ہیں۔ الحاصل اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو اہل کتاب کو سام و وحی کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کو کلام الہی کے نہ ماننے والوں کو با کو ایک طرح کے ظالموں میں شمار کر کے ان کی حالت بیان کی ہے۔ ارشاد

ہوتا ہے کہ اگر تو ایسے ظالموں کو موت کی سختی میں دیکھے جس وقت فرشتے دست درازی کر رہے ہوں۔ اور کہہ رہے ہوں کہ اپنی جانوں کو نکالو تو ایسی بُری حالت تو دیکھے کہ تیرے ہوش جاتے رہیں۔ اس وقت فرشتے یہ بھی کہتے ہوں گے۔ کہ تم جو خدا پر افترا کیا کرتے تھے۔ اس کی جزا میں آج سے تم ذلت کے عذاب میں گرفتار ہو گے۔ آیت کا یہ جملہ اَلْيَوْمَ تَجْرَوْنَ الْحَشَّ روشن دلیل ہے۔ کہ مفتری کو دنیا میں سزا نہیں دی جاتی۔ بلکہ جب یہ ظالم دنیا کو چھوڑنے لگتا ہے۔ اور اس کی روح قبض ہوتے لگتی ہے اس وقت اس پر ذلت کی مار ہوتی ہے۔

اس سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے یہ اُفوال کہ نا، ہم کامل تحقیق سے کہتے ہیں کہ ایسا افترا (یعنی جھوٹی نبوت والہام کا دعویٰ) کبھی کسی زمانے میں چل نہیں سکا۔ (انجام آتھم صفحہ ۶۳)

(۲) قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ایسا مفتری اس دنیا میں دست بدست سزا لیتا ہے۔ اور خدائے قادر غیور بھی اس کو امن میں نہیں چھوڑتا۔ اور اس کی غیرت اس کو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے۔

انجام آتھم صفحہ ۶۹۔ وغیرہ وغیرہ۔
اس آیت کی رو سے غلط ثابت ہوئے اور مرزا جی کی قرآن دنی کی تحقیقت معلوم ہو گئی۔ (راخذ)

باب الحدیث

(حقوق اولاد)

۱) فرما با رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے اولاد پیدا ہو۔ اس کو چاہئے کہ اس کا اچھا نام رکھے۔ اور عمدہ تربیت کرے جب وہ بالغ ہو جاوے۔ تو اس کا نکاح کر دے۔ اسلئے کہ اگر وہ بالغ ہو جاوے۔ اور اس کا نکاح نہ کیا جاوے۔ اور کوئی گناہ اس سے سرزد ہو۔ تو اس کا گناہ اُس کے باپ پر بھی ہوگا۔ (مشکوٰۃ عن ابن عباس)

۲۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ لڑکا اپنے عقیقہ کے صوفے میں بہن ہے۔ کہ ساتویں روز عقیقہ کیا جاوے۔ اور اس کا نام رکھا جاوے اور سر منڈایا جائے۔ (مشکوٰۃ عن الحسن)

۳۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور امام حسین کے عقیقہ میں ایک ایک منڈھا ذبح فرمایا۔ اور نسا کی روایت میں ہے کہ دو دو منڈھے ذبح کئے۔ (مشکوٰۃ عن ابن عباس)

۴۔ ابدار اس لئے کہا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے آباؤ اجداد اور اولاد کے ساتھ بھلائی کی۔ پس جیسا تمہارے ذمہ تمہارے ماں باپ کا حق ہے ایسا ہی تمہاری اولاد کا حق بھی تمہارے اوپر ہے۔ (ادب المفرد عن ابن عمر)

۵۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اپنی اولاد کو ادب کھانا یعنی غفل و تہذیب کی تعلیم کرنا ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

۶۔ رسول اکرم نے فرمایا۔ کہ کوئی باپ اپنی اولاد کو محاسن آداب تعلیم سے بہتر کوئی چیز نہیں دے سکتا۔

۷۔ رسول اکرم سے مروی ہے۔ کہ تورات میں لکھا ہوا ہے۔ جس کی لڑکی بارہ برس کی ہو جاوے۔ اور وہ اس کا نکاح نہ کرے۔ تو جو گناہ اُس سے سرزد ہوگا اُس کا وبال اُس کے والد پر ہوگا۔

۸۔ جب تمہاری اولاد سات برس کی ہو جاوے۔ تو اس کو نماز کی تاکید کرو۔ اور جب دس برس کی ہو جاوے۔ تو نماز کے لئے تنبیہ و تادیب کرو۔

۹۔ سعد بن وقاص کہتے ہیں۔ کہ حجۃ الوداع کے زمانہ میں ایک درد

کے سبب قریب المرگ ہو گیا تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کو تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میرا بیماری سے ایسا حال ہو گیا ہے۔ جیسا آپ ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اور میں مالدار آدمی ہوں۔ سوائے بیٹی کے اور کوئی میراث نہیں ہے۔ آپ اجازت دیں تو میں اپنا دو تہائی مال صدقہ کر دوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ نہیں۔ میں نے عرض کیا۔ تو نصف صدقہ کر دوں۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا۔ کہ ایک تہائی۔ آپ نے

فرمایا۔ ایک تہائی بھی بہت ہے۔ تمہارا اپنے وارثوں کو غنی یعنی مالدار چھوڑنا مفلس چھوڑنے سے بہتر ہے۔ کہ لوگوں سے سوال کرتے پھرے۔ تم کوئی ایسا خرچ نہیں کرتے جس میں محض خوشنودی خدا ہی مد نظر ہو۔ تو اس کا اجر تم کو نہ دیا جاتا ہو۔ حتیٰ کہ جو قلمہ بوی کے مُنہ میں دیتے ہو۔ اس کا اجر بھی دیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ میں اپنے احباب سے پیچھے رہ جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا۔ تو ہرگز پیچھے نہیں رہیگا۔ جب کوئی کام کرو۔ اس میں محض خوشنودی الٰہی مد نظر ہو۔ تو تمہارا درجہ اور مرتبہ بلند کیا جاتا ہے۔ اور شاید تمہارے بعد کچھ ہے۔

اس کی وجہ سے بعض اقوام کو فائدہ اور بعض کو نقصان ہو۔ اے اللہ میرے اصحاب میں ہجرت کو جاری رکھ۔ اور ان کو اٹھ پیروں پر نہ پھرنے دے

تحقیق المسائل

اس باب میں مسائل اختلافیہ اور معرکہ الآلام مسائل درج کئے جاتے ہیں علمائے کرام و فقہائے عظام کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ مسائل مندرجہ کے متعلق اپنی آراء و تحقیق سے مطلع فرمایا کریں۔ اس باب میں علماء کی مراسلات درج ہوتی ہیں یہ ضروری نہیں کہ مدیکوان سے اتفاق ہو صرف تحقیق مقصود ہے۔ (خاکسار مدیر)

الجمعۃ فی القرۃ

(از مولانا شاہ شرف الدین احمد صاحب کرگھر صوبہ بہار)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العليم الحکیم
اما بعد وصلوٰۃ کے کہتا ہے فقیر خفیر کمترین محمد شرف الدین اصلح اللہ حالہ کہ بفضل
ایک رسالہ القول البدیع فی اشتراط المصر للتحجج ثولفہ جناب مولوی حافظ

قاری حاجی شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی فقیر کے مطالعہ میں آیا۔ جس میں مولوی صاحب مدوح نے ادائے نماز جمعہ و عیدین کو ہر دہات و قربات میں ناجائز و ممنوع لکھا ہے۔ اور اس پر تصحیح بہت سے علما کی بھی موجود ہے۔ جن کی کہ بعض مصححین نے ادائے نماز جمعہ و عیدین کو قرعے میں مکروہ تحریمی لکھا ہے۔ اور مستزاد میں یہ عبارت لکھی ہے۔ کہ مکروہ تحریمی گناہ صغیر ہے اور صغیرہ پر اصرار کبیرہ ہے وغیرہ وغیرہ۔ اور ایک بزرگ مولوی عبدالسلام صاحب ساکن بھسود ضلع فتح پور کا فتویٰ برعکس اس کے دیکھنے میں آیا ہے کہ باوجود تسلیم شرطیت مصر کے ہر دہات میں جمعہ پڑھنا مطابق مذہب حنفی کے عموماً ثابت کیا ہے مجھے ان دونوں علما کی تحریرات و افراط و تفریط پر نہایت تعجب ہے۔ کہ باوصف تبحر علمی و شہرہ آفاق کے اپنے اپنے عندیہ خلاف تحقیق پر اصرار کرتے ہیں۔ مولوی اشرف علی صاحب تو دہات میں نماز جمعہ ادا کرنے کو مکروہ تحریمی و گناہ صغیرہ اور اس پر اصرار کرنے کو گناہ کبیرہ ٹھہراتے ہیں۔ اور مولوی عبدالسلام صاحب ادائے نماز جمعہ کو عموماً بلا تفصیل ہر دہات کبیرہ و صغیرہ میں واجب بتلاتے ہیں۔ حالانکہ ان دونوں علما کی تحریر متضاد و خلاف تحقیق ہے۔ پس جاننا چاہئے کہ عموماً ہر دہات و قربات میں نماز جمعہ و عیدین کو بلا تفصیل چو جناب مؤلف رسالہ مذکورہ و مصححین نے اس کے ناجائز و مکروہ تحریمی لکھا ہے۔ خلاف تحقیق ہے۔ اس میں شک نہیں کہ نماز جمعہ و عیدین کی دہات و قربات میں بہ مذہب حنفی درست نہیں ہے۔ لیکن یہ مذہب شافعی و حنبلی واجب لکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ یا ایہا الذین امنوا اذا نودی للصلوۃ من يوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللہ و ذرو البیع ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یعنی اے ایمان والو۔ جس وقت نداء یعنی اذان ہو نماز کی جمعہ کے دن پس کوشش کرو۔ اور دوڑو اللہ کی یاد کی طرف اور چھوڑ دو بیچنا۔ یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم کو سمجھ ہے۔ اس فرمان الہی میں کچھ قید و شرط و قرینہ کی نہیں ہے۔ بلکہ یہ حکم عام ہے۔ اس سے مفہوم

ہوتا ہے کہ ہر مقام میں یعنی شہر، محلہ یا دیہات نماز جمعہ کی پڑھنا فرض ہے۔ لیکن ائمہ مجتہدین میں اختلاف اور احادیث میں تناقض واقع ہے۔ پس تحقیق اس کی بہت مشکل ہے۔ اور تنقیح اطلاق قربات و دیہات میں بھی بہت تفصیل و اختلاف علمائے سلف و خلف کا ہے۔ اس ملک میں جو دیہات میں نماز جمعہ اور عیدین کی ہوتی ہے۔ چونکہ شعار اسلام سے ہے۔ اور اس کے منع کرنے میں فتنہ دین ہے۔ بضرورت دین روایت ضعیفہ فقہیہ پر بھی عمل جائز ہے۔ اور جواز کا فتویٰ ضرور دینا چاہئے۔ یعنی جامع الرموز میں بسند مضمرات لکھا ہے۔ کہ جس گاؤں خورد میں ممبر و قاضی و خطیب نہ ہوں۔ وہاں مجمعہ جائز نہیں ہے۔ اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں قاضی و ممبر و خطیب ہو وہاں جائز ہے۔ تو بجائے قاضی کے اس ملک میں امام مقرر کردہ مسلمانان بھڑکے گا۔ اور وہی امام خطیب بھی ہو گا۔ پس جس گاؤں میں مسجد اور خطیب ہو وہاں مجمعہ جائز ہو جائیگا۔ علاوہ اس کے صحابہ رسول خدا صلعم دیہات میں مجمعہ عموماً پڑھتے تھے۔ اور حضرت عمرؓ کا خطاب عموماً تھا واسطے پڑھنے جمعہ کے جگہ میں مگر صرف جمعہ پر قصر کرنا نہیں چاہئے۔ بلکہ آخر ظہر پڑھنا بھی ضرور ہے۔ باریخ ان سب ائمہ کی تحقیق بطور سوال و جواب جناب حضرت والد ماجد صاحب فقیر یعنی جناب مولانا حضرت سید شاہ احمد حسین صاحب قبلہ حنفی قادری قدس اللہ سرہ الغزینے رسالہ مسائل جمعہ میں بخوبی بسط کے ساتھ فرمایا ہے۔ اور دربارہ پڑھنے آخر ظہر و وقت ادائے نماز جمعہ و بصورت نہ لینے جماعت جمعہ کے نماز ظہر کو باجماعت یا فردائے ادا کرنے وغیرہ کے و خطبہ جمعہ کو اور وہیں یا اشعار میں پڑھنے کے بخوبی تحقیق فرمایا ہے۔ لیکن افسوس کہ نوبت چھاپہ کی اس کے نہیں آئی تھی۔ بلکہ ظہری فقیر کے پاس موجود و محفوظ ہے۔ چونکہ رسالہ موصوفہ بہت بسط و بہت مختصر و کتب متعدد اولہ سے مملو ہے۔ لہذا اختصاراً بعض بعض جگہ کی عبارات بقدر ضرورت نقل کرتا ہوں۔ کہ واسطے تشفی ناظرین منصف مزاج اور تعامل ادا کرنا و مجمعہ قربات کے کافی و کافی ہے۔ اور اسی پر نماز عیدین کو بھی قیاس کرنا چاہئے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔ وھو ھذا (اب

معلوم کرنا چاہئے کہ بعد تحریر اس جواب مختصر کے میں نے رسالہ تذکرۃ الجمعۃ کو اپنے
مولوی عبد السلام ساکن بھدہ ضلع فتح پور کا دیکھا جس میں مولوی صاحب نے
آخر طہر پڑھنے والوں پر بہت تشنہ و طعن کیا ہے۔ اور شرطیت مصر کو تسلیم
کرنے کے دیہات میں جمعہ پڑھنا مطابق مذہب حنفی کے عموماً ثابت کیا ہے۔
لہذا کچھ تعرض بطرف جواب ان کے ضرور ہوا۔ پس ان کے جواب میں مختصر یہی
قدر کافی ہے۔ کہ خود مولوی صاحب حدیث حضرت علیؑ کو تسلیم کرتے ہیں۔
جس کو میں نے ہایہ سے نقل کر کے مولوی صدیق حسن کے جواب میں اس
کے مالم و ما علیہ کو بیان کیا۔ اور مصر کے شرط ہونے کو بھی برخلاف مسلک مولوی
صدیق حسن کے قبول کرتے ہیں پر ساتھ اس کے دیہات میں نماز جمعہ کی صحت
اور حجاز کا فتویٰ دیتے ہیں۔ یہ امر قابل ملاحظہ ارباب علم کے ہے۔ اس میں
مجھے زیادہ گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر بنظر نظر نفی عوام کے خلاصہ
دلائل اور توجہات فتویٰ کو ان کے لکھتا ہوں۔ بعدہ جواب دیتا ہوں۔
کہ ان کو زیادہ تکیہ عبادت پر عاشیہ شامیہ اور شرح سفر السعادت اور مولانا
رفیع الدین دہلوی کے ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ مولانا رفیع الدین دہلوی علیہ الرحمۃ
استغناء بعد تحقیق حداد الحارب میفرماتے ہیں باقی ماند سخن در حوزہ جمعہ تحقیقش اس
است کہ دراصل جمعہ کیجا باید و در شہر ہائے بسیار کلان دو جا تجویز کردہ اند۔
پس بنابرین دستور اہل حاکم لازم آمد زیرا کہ در تعین مکان و امام اہل وجاہ و
عزت مناقشہ میکنند و چون دستور اسلامان از صد ہا سال برہم زدند جیتے
بامام و اہل اہمیت معتمد و فتاویٰ عالمگیری جمیع امام مذکورہ کہ اگر مسلمانان شہر
کے راہ امور دینی مطاع و مبتوج سازند ہذا قاعدہ جمعہ کفایت است و از روایت
توابع دریافت سے شود۔ کہ اہل ماوراء النہر و عراق و عجم در وقت نماز جمعہ بعد
ازین ترک نکردہ اند بنابرین در جائیکہ مشروط و دیگر محقق باشند از نقصان دلی
اسلام جمعہ باطل نگردد انتہی بقدر حاجت اب جاننا چاہئے کہ محمد و مولانا رفیع الدین
کی تحقیق بلا سند کتاب معتبر کے کافی نہیں ہو سکتی کہ حاجت امام کی ساقط
سمجھی جاوے۔ معتمدان کی عبارت سے بھی جائز ہوا جمعہ کا دہات میں ثابت

نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ مصر کی ضرورت ان کی عبارت سے بھی مفہوم ہے۔ کیونکہ وہ فرماتے ہیں۔ کہ جس جگہ دوسری شرطیں پائی جائیں۔ وہاں صرف نقصان الی اسلام سے جمعہ باطل نہیں ہوگا۔ اور شرح سفر السعادت سے جو صحابہ کا جمعہ پڑھنا مدینہ منورہ میں قبل تشریف آوری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہوتا ہے۔ اولاً جب قبل نزول آیت فرضیت جمعہ کے قاتب ظاہر ہے۔ کہ وہ جمعہ ان کا جمعہ مفروضہ و مسقط نظر نہیں تھا۔ دوم خود حضرت شیخ محقق دہلوی نے اسی عبارت میں ارشاد فرمایا ہے۔ و ذکر عبادت و نماز لازم نیست کہ جمیع خصوصیاتیکہ در جمعہ وار و است بودہ پس یہ جمعہ پڑھنا صحابہ کا محض فیہ میں کیا مفید ہوگا۔ اور فرضیت جمعہ کا معلوم ہونا کہ معظمہ میں آنحضرت صلح کو باوصف ہونے دارالحراب کے اور جمعہ پڑھنا آپ کا مدینہ منورہ میں بحالت نہ ہونے اکبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مستلزم صحت جمعہ دیہات کو نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس وقت زمانہ ابتدائے اسلام کا تھا۔ اور یہ ظاہر کہ خصوصیات شرعیہ بہت سے احکام کی ابتدا میں نہیں تھی۔ وقتاً فوقتاً اضافہ قیود و شرائط کا ہوتا گیا ہے۔ پس بعد ظہور و غلبہ اسلام کے بحديث حضرت علی شریعت مصر کی اور بحديث ابن ماجہ شریعت امام کی ثابت ہوئی جس کو خود مولوی عبدالسلام تسلیم و قبول کرتے ہیں تب واقعہ مذکورہ سے کیونکر ثبوت نماز جمعہ کا ہوگا۔ اور المختار کی عبارت پر جو مولوی صاحب لکھتے ہیں۔ اولاً مقابلہ میں تحقیقات مرقومہ بالا کے یہ عبارت رد المختار کی کافی نہیں ہو سکتی۔ دوم اس عبارت پر غور کرنے سے بھی اسی قدر ظہور ہے کہ دیہات کبیرہ میں جمعہ جائز ہوگا نہ دیہات صغیرہ میں کیونکہ مجموع عبارت پر تحقق کرنے سے اگر یہ مفہوم بھی ہے کہ چھوٹے گاؤں میں جمعہ ہو سکتا ہے جیسا مولوی صاحب نے نتیجہ نکالا ہے۔ تو بھی دین مسئلہ سے بھی متفق ہوگا۔ کہ صرف کلائی میں جمعہ درست ہوگا۔ اس واسطے دین جواز جمعہ کی اس عبارت میں بھی کمی ہے۔ کہ یہ مسئلہ مجتہد فیہ ہے۔ پس جب حکم حاکم کا اس کے ساتھ متصل ہوا۔ تب اس مسئلہ میں جواز پر اجماع ہو گیا۔ فقط ایسے حال میں غور کرنا چاہئے۔ کہ مجتہد فیہ ہونا اداائے جمعہ کا صرف دیہات کبیرہ میں ثابت ہوتا ہے۔ عموماً ہر گاؤ

میں بلا قید و کولان کے متصور نہیں ہے۔ اب جاننا چاہئے کہ حضرت امام شافعی اور امام احمد حنبل کے نزدیک عدد مخصوص شرط ہے جیسا تمام کتابوں میں مذکور ہے۔ اور مولوی صدیق حسن نے جو ثبوت میں عدد مخصوص کے کلام کر کے ثابت کیا ہے۔ کہ امام شافعی و حنبل کے نزدیک عدد مخصوص شرط نہیں ہے یہ تحقیق ان کی خلاف مذہب دونوں امام کے ہے۔ پس ظاہر ہے کہ ہر گاؤں میں پایا جانا عدد مخصوص کا ناممکن ہے۔ اور امام مالک کے مذہب پر بھی ہر گاؤں میں نماز جمعہ کی درست نہیں ہے۔ بلکہ بعض گاؤں میں درست ہے بعض میں درست نہیں۔ جیسا موطا امام مالک میں موجود ہے۔ پس کسی مجتہد معتبر کے نزدیک ہر گاؤں میں صحت جمعہ کی ثابت نہیں ہے۔ ایسی حالت میں مجتہد فہم ہونا اولیٰ جمعہ کا ہر گاؤں میں عموماً نہیں ہوا۔ بلکہ صرف دیہات کبیرہ میں ٹھہر گیا۔ اور امام کا حکم دینا واسطے بنا مسجد کے جس پر رد المختار وغیرہ میں مداح صحت جمعہ دیہات کا لکھا ہے۔ صرف دیہات کبیرہ میں ہو گا۔ کیونکہ دیہات صغیرہ از روئے عادت کے حکم بنا مسجد جمعہ ناممکن ہے۔ علاوہ اس کے اسی عبارت منقولہ شامیہ کو طحاوی نے بھی نقل کر کے جو تصفیہ بہ نسبت صحت جمعہ دیہات کے کیا ہے اس کا نتیجہ بھی یہ نظر غور ہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ صرف کبیرہ میں جمعہ جائز ہے۔ اور یہ جواز میرے مدعا کو مضر نہیں ہے۔ کیونکہ دیہات کبیرہ پر تشریف مصر کی حسب تحقیق بالاثبات ہوتی ہے۔ خصوصاً جس گاؤں میں حاکم کا حکم واسطے بنانے جامع مسجد کے ہو۔ اب طحاوی اور شرح سفر السعادت کی عبارت نقل کرتا ہوں۔ اس سے یہ نظر غور ثابت ہو گا۔ کہ دیہات کبیرہ میں جمعہ اور آخر ظہر پڑھنا چاہئے۔ حسب مذہب حنفی جمعہ درست نہیں ہے۔ قال الطحاوی بعد نقل عبارة التي نقلها في رد المختار عن القسطلاني: مقتضى على ما كان متعلقاً بالقصبات والمقرات الكبيورة واذلم ياتي بذلك لا يصح اقامتها وعليه يحل ما في البحر لا تصح في قرية ولا مفاد بقول علي رضي الله تعالى عنه لا الجمعة ولا تشرقي ولا صلوة نظر ولا اضحى الا في مصر حبا مع او مدينة عظيمة ثم قال فلا يجب على

غیر اہل المصر انتھے وقال فی شرح سفر السعاده از فتاویٰ الحجۃ
اور وہ اند کہ احتیاط در قرآن کبیرہ آنت کہ پیش از جمعہ چہار رکعت سنت بگذارند
وبعد از نماز چہار رکعت بہ قیامت سنت وقت ظہر پتر دو رکعت سنت وقت
وقول صحیح و مختار ہیں است تا بیشک از عہدہ بیرون آید (لے قولہ) و اختلاف
کردہ اند در کیفیت نیت اس نماز الخ۔ اب بنظر انصاف دیکھنا چاہئے کہ مولوی
عبد السلام شرح سفر السعادت سے صحت نماز جمعہ دیہات کی عموماً ثابت کرتے
ہیں۔ اور خود شرح سفر السعادت میں بتصریح موجود ہے کہ دیہات کبیرہ میں
جمعہ اور آخر ظہر پڑھنا چاہئے۔ اور اسی کو قول صحیح اور مختار قرار دیا ہے۔ پس اگر
دیہات میں عموماً جمعہ درست ہوتا ہے آخر ظہر پڑھنا دیہات کبیرہ میں کیونکر قول صحیح
اور مختار کہا جاتا۔ بالکلہ پابندی مذہب حنفی کے ساتھ ہر گاؤں میں جمعہ پڑھنے
کی ہرگز سبیل نہیں ہے۔ جیسا کہ اس ملک میں عموماً رواج ہے۔ مگر بایں ہمہ
اس تحقیقات سے ناظرین کو یہ وہم نہیں کرنا چاہئے کہ نماز جمعہ کی دیہات
میں پڑھنا ضرور نہیں ہے۔ کیونکہ نتیجہ ان سب تحقیقات کا یہ ہے کہ جیسا کہ
علماء نے جمعہ دیہات کو مسقط ظہر سمجھ کر آخر ظہر کے پڑھنے کو منع کر دیا ہے۔ وہ
سمجھنا اور منع کرنا ان کا خلاف احتیاط ہے۔ بلکہ احوط یہی ہے کہ دیہات میں
جمعہ ضرور پڑھے اور آخر ظہر بھی پڑھے (باقی وارد)

سِلَکِ جَوَہَرُ

ملفوظات حضرت مولوی محمد علی آفائے مرشدی سیدی قطب
الاقطاب فرو الاحاب مصباح المقرین ہادی المسلمین
غریب نواز قبلہ عالم حضرت خواجہ محمد شمس الدین صاحب بیالوی
رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہ۔ از کتاب مرآۃ السالکین مصنفہ
عالم ربانی فاضل حقانی حضرت مولانا محمد امجد الدین صاحب رحمۃ اللہ
علیہ ساکن کھن وال۔ ضلع گجرات۔ پنجاب۔ ٹٹ ٹٹ ٹٹ

دو شعر مثنوی شریف کا ترجمہ جو آپ کی زبان مبارک سے سُنا گیا ہے مختصر اِس سلم میں درج کیا جاتا ہے۔

بشنو از نی چوں حکایت میکند

وز جدائی ہا شکایت میکند

بشنو کا امر حق سبحانہ و تعالیٰ ہے مولوی معنوی کی زبان حق ترجمان پر اور اس کا طالب ذات باری اور فی سے مراد عموماً انسان کامل اور خصوصاً ذات مقدس مولوی معنوی اور جدائی سے مراد ہجوری اور دوری روح کی مرتبہ احدیت اور برنگی و لاتعین سے ہے۔ اور شکایت سے مراد روح کا استلا کثرت اور ناسوتی کے رنگ میں یعنی نزول و جو مطلق کا بیچ مراتب تنزلات کے طرف موجودات کے مقید ہے۔ جیسا قولہ تعالیٰ 'رفیع الدرجات ذی العرش میں تنزلات ششگانہ کی طرف اشارہ ہے۔ اور نائی نی سے مراد عشق کے سالک کا دل ہے۔ وہ گویا عین ذات حق تعالیٰ کی ہے۔ جب مفردات کے معنی معلوم ہوئے پس حاصل مطلب یہ ہوا کہ مولانا رومی فرماتے ہیں کہ منصب میرا سخن سرائے مثنوی میں فی سے زیادہ نہیں ہے۔ جو کچھ میں کہتا ہوں۔ عشق کی نائی کا آواز ہے۔ میرا آواز نہیں۔

نیت از بغیر حندائم آگہی !

از وجود خود چوئے گشتیم تہی

ہے نیارم بر لبِ اَلَا آئینہ گفت

بل لب دما ز خویشم کرد حجت

وز نفیرم مردوزن نالیدہ ام

از نیتاں تامرا ببردہ اند

نیتاں سے مراد انجاء ارواح کا ذات مستجمع صفات کے ساتھ پردہ غیب میں ہے۔ اس لئے کہ ارواح بلکہ تمام عالم اُس مرتبہ میں ذات میں مندرج تھے۔ کل الشجر فی النواة مثل درخت معہ شاخ و برگ و گل و ثمر وغیرہ کے جو تخم میں پوشیدہ اور مندرج ہوتا ہے۔ یعنی قاتلہ اسباب کی قابلیت رکھتے تھے کہ جس صورت میں چاہے اپنے آپ کو ظاہر کرے۔ اور نفیر سے مراد جدائی اعتباری جو اسماء و صفات کے ظہور میں آئی۔ اور مرد سے مراد اسماء و صفات فاعلی اور زن سے مراد اسماء و صفات النعمانی ہے۔

۵ چوں ہمہ اسماء و امیاء بے قصو - وارد اندر مرتبہ انسان طہو !
 جملہ را و ضمن انسان ناہا است - کہ چہ ہر یک ز اصل خود جدت
 شدہ گریں گیر شاں حب الوطن - ایں بود سیر نفیر مرد وزن
 کر کے گوید کہ کامل واصل است : واصلان را قرب جانان حاصل است
 پس ز مہجوری حکایت بہر چیت : از جدائی ہاشکایت بہر چیت
 اس کا جواب ۳ طرح سے دیا جاتا ہے - اول یہ ہے کہ کامل ہر چند فانی
 اور واصل ہوتا ہے - لیکن حیاتی کی بقا تک روح کا واصل جان جانان کے ساتھ
 علی وجہ الکمال متعذر اور محال ہے - دوم یہ کہ عاشق مہجور وصال کے بعد بھی
 معشوق کے پاس اپنی تکالیف اور مصائب گذشتہ عرض کرتا ہے - کہ تیرے ہجر
 نے میرے ساتھ یہ ظلم اور ستم کئے ہیں - تیرا یہ ہے - کہ بطور توبیخ کی شکایت
 حال مخاطبین غافلین کی کر کے اس کی نسبت انہی طرف کرتے ہیں - (و مالی لا
 اعبد الذی فطرنی والیہ ترجعون قولہ تعالیٰ) میں ہے - اور قاعدہ
 مسلمہ ہے کہ جس طرح فعل بدوں فاعل کے ظاہر نہیں ہوتا ہے - اسی طرح
 تمام حکایت و سکناات عارف کامل کے جو فانی فی اللہ باقی بائد ہوتا ہے ہون
 پر توفات واجب الوجود کے ظاہر نہیں ہوتے - اور وجود عارف کی جدائی
 یہ ہے - کہ پہلی مرتبہ احدیت اور غیب الغیب اور لائقیہ میں مندرج تھا -
 پھر مرتبہ نزولی میں آیا - احدیت سے وحدت اور تعین اول میں آیا - اور وحدت
 سے واحدیت اور تعین ثانی میں اور پھر عالم نباتات اور حیوانات اور جمادات
 میں پھر عالم اجسام میں آیا - غرض اپنے اصل سے جدا ہو کر شکایت کرنے
 لگا - ہر چند کہ مولانا عبدالحی عجز العلوم اور دیگر شاعر نے اس بات مشککہ کئی
 شرح و بسط کے ساتھ تخریر فرمائے ہیں - لیکن خیر الکلام ماقول و دل آپ کی تقریر
 بتی کہ موافق و مسلک مولوی معنوی کے بے تکلیف و بلا تاویل رموز تصوف
 شہزی سے اخذ ہوتے تھے -

ملفوظ دوم - ایک دفعہ حضرت صاحبزادہ خیر محمد صاحب تونسوی
 (حضرت خواجہ تونسوی کے پوتے) سیال شریف ضلع شاہ پور پنجاب میں تشریف

فرما ہوئے۔ حضرت خواجہ سیالوی نے کوئی دقیقہ خدمت کا فروگذاشت نہ کیا۔
 باوجودیکہ آپ ضعیف العمر تھے۔ مگر ہر روز کئی مرتبہ صاحبزادہ صاحب موصوف
 کے ٹیرہ پر رونق افروز ہو کر داناوٹوب جلوس فرماتے۔ اور صاحبزادہ خیر محمد
 صاحب مدد ورج برابر آپ کے چہرہ انور کو دیکھا کرتے۔ ایک دن اکثر طالبانِ خدا
 مقیمان سیال شریف مثل مولوی محظّم الدین مردلوی۔ مولوی غلام محمد تونسوی و
 سید احمد درویش و غلام محمد خادم اور امام بخش نذر بردار و سید الہی بخش
 لاٹگری و میاں غلام فرید صاحب موضع فروکہ ضلع شاہ پور جناب حضرت مولانا
 مولوی محمد الدین صاحب حضرت صاحب ثانی سیالوی خلف الرشید
 حضرت خواجہ شمس العارفین علیہ الرحمة و مولف رسالہ مذا فقیر امام الدین وغیرہ
 ذلک میں مجلس انور میں حاضر تھے۔ صاحبزادہ خیر محمد مدد ورج نے ارشاد
 فرمایا۔ کہ جب سے ہمارے دادا جان خواجہ محمد سلیمان صاحب تونسوی کا
 انتقال ہو گیا ہے تب سے ہمارے دل کا اطمینان حضرت خواجہ سیالوی
 کے دیکھنے سے ہوتا ہے۔ کیونکہ جدنا الامجد خواجہ محمد سلیمان تونسوی اور حضرت
 خواجہ سیالوی کی صورت و سیرت میں سرمو تفاوت نہیں ہے۔ جب یہ ذکر
 بعض حضار مجلس کی زبانی حضرت خواجہ سیالوی نے سنا تب آپ نے
 بطور کسرفی کے فرمایا کہ مورچہ کو سلیمان کے ساتھ کیا نسبت ہے

خاک وھلینہ سلیمان یہ میری پیشانی ہے

چشم اس مور کی بر لطف سلیمانی ہے

سبحان اللہ باوجود موجود ہونے تمام کمالات صوری و حوی کے حضور خواجہ
 سیالوی کو تفاخر اور دعاوی علوم وغیرہ سے کلی اجتناب تھا (باقی آئندہ)

اسلام کی آواز

اسلامی لباس میں مسلمانوں کے مارِ آستین دشمن

ہماری بقیعتی سے ہمارا زمانہ بھی ایسے گروہ سے خالی نہیں جو ان فرقہ ہائے ظلم

کی تاریخ دہرا رہا ہے۔ جو آج سے قبل اسلام کے رنگ میں رنگیں ہو کر مسلمانوں سے اپنی انتہائی دشمنی کا ثبوت دیتے ہیں۔ یعنی ہماری شو مٹی قسمت سے رہ رہ کر بے خجاست کے ایک گاؤں میں ایک فرقہ پیدا ہوا ہے جسے قادیانی فرقہ کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جو مسلمانوں کو آئے دن نئے لباس میں اپنی پادری میں شامل کرنے کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ ہم واقعات اور دلائل سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ حجاز نہیں۔ کہ یہ گروہ درحقیقت کوئی مذہبی گروہ نہیں بلکہ ایک سیاسی تنظیم ہے جس نے ہندوستان میں اپنی کامیابی کا راز اس امر میں سمجھا کہ وہ مذہب کی اوڑھنی اوڑھ کر ایک جھوٹے بنائے۔ اور اپنے خفیہ ارادوں کو یا یہ یستجیل تک پہنچائے

ہندوستان ایک آبِ خطہ ہے جہاں کسی تحریک کو کامیاب بنانا کچھ دشوار نہیں جتنی کہ یہی وہ خطہ ہے۔ جہاں کے اخبارات میں روحانی طبیبوں، رسالوں، پریچھوں کے ایک ایک صفحہ کے اشتہارات شائع ہوتے ہیں۔ اور ہزار انسان ان پر اعتماد کر کے اور ان کو عالم الغیب خیال کرتے ہوئے اپنا روپیہ ضائع کر دیتے ہیں۔ سمجھا جاسکتا ہے کہ جو خطہ یہ ذہنیت رکھتا ہو وہاں ایسے زمانہ میں جب کہ فی الواقعہ مذہب کو خیر باد کہا جا رہا ہے۔ وہ گروہ کہہ کر اپنے ہم خیال پیدا نہ کر لیتا۔ جس نے روحانیت اور تعلق باللہ کا دعویٰ کیا ہو۔ اور خود کو اسلام کا علمبردار ظاہر کرے۔

موضع قادیان سے باہر بہت سے مسلمان ان کے پیو پیگنڈے سے متاثر ہو گئے اور آج وہ غلطی خوردہ لوگ دن رات تبلیغ قادیانیت میں مصروف رہتے ہیں۔ ان حالات میں اسلام کا سچا درو رکھنے والوں کا بھی فرض منصبی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کو قادیانیوں سے بچانے کے لئے دنیا میں اسلام کی آواز پہنچائیں۔ یہ مسئلہ ٹریٹ اپنے گم شدہ بھائیوں کو ان کی غلطی سے آگاہ کرنے اور برادران اسلام کو قادیانیت کے زہریلے اثر سے بچانے کے لئے شروع کیا جاتا ہے جس کا مطالعہ اور اس کا دوروں تک پہنچانا ہر مسلمان کا حقیقی فرض ہے۔ قادیانی گروہ کی اس وقت زیادہ سے زیادہ عمر ۵۰ سال کہی جاتی

اس قلیل عرصہ میں اس فرقہ نے جو مختلف رنگ مسلمانوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے اختیار کئے وہ ہمارے اس دعویٰ کی تصدیق کے لئے کافی ہوئے۔ کہ یہ گروہ مذہبی گروہ نہیں۔ بلکہ ایک سیاسی جماعت ہے جس نے اسلام کا لباس محض اپنے مقاصد کے حصول کے لئے زیب تن کیا ہے۔

پہلا لباس۔ صرف آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اپنی طاقت خراج کی گئی۔ اور مسلمانوں کی مخالفت سے قطعاً پرہیز کیا گیا۔ مسلمانوں سے اس درجہ ملائمت روا رکھی گئی کہ عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر مجید غصری تسلیم کیا گیا۔ جیسا کہ مراد صاحب خود مانتے ہیں۔ کہ وہ ۱۲ سال تک اس عقیدہ پر قائم رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں ملاحظہ ہو آپ کی کتاب اعجاز احمدی صفحہ ۷۔

مسلمانوں کے دلوں میں اسلام کی جو محبت ہے۔ اس کا کوئی بشر انکار نہیں کر سکتا۔ آریوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں اس گروہ کے کام کو بنظر استحسان دیکھا گیا۔ اور اس تنگ کو اپنے اذہان میں جگہ نہ دی گئی۔ کہ یہ کام کیوں کیا جا رہا ہے؟

دوسرا رنگ۔ چند سال پہلے روش رکھنے سے بعض مسلمانوں کے دل قادیان کی طرف مائل ہو گئے۔ اور وہی قادیان میں اس بات کو محسوس کیا گیا۔ تو فوراً یہ اعلان ہو گیا۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور کسی بشر کا آسمان پر زندہ رہنا ناممکن ہے۔ مگر یہ اعلان کرتے ہی دوسرا رنگ اختیار کیا گیا۔ وہ یہ کہ اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہائی محبت کا اظہار کیا گیا اور آپ کے بعد مدعی نبوت کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا۔ یہی کتاب حمانۃ البشر (۱۹۷۹ء) داشت تنہا ۲ اکتوبر ۱۹۸۱ء

جو لوگ ابتدائی کام سے قدمے خوش تھے۔ انہوں نے دوسرے رنگ سے متاثر ہو کر قادیان کا گھر کر لیا۔ جو وہی قادیان میں یہ معلوم ہوا کہ بعض مسلمان قادیان کی آواز پر کارن دھرتے ہیں۔ اور وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ اسلام اور سردار دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم سے قادیان والوں سے زیادہ کوئی محبت نہیں

رکھتا حتی کہ یہ دعویٰ نبوت کو کافر بتاتے ہیں۔ تو معاً یہ قدم اٹھایا گیا۔ کہ نبوت کی اقسام شرعی و غیر شرعی۔ طلی۔ بروزی بیان ہوئی شروع ہو گئیں۔ اور معمولی عرصہ گزرنے پر جناب مرزا صاحب کو حقیقی نبی قرار دیدیا گیا۔ دیکھو کتاب حقیقت النبوة ص ۱۷۷۔

نہیں یہ شان۔ یہ قاعدہ کلیہ ہے۔ کہ جب ایک انسان ٹھوکر کھا جائے۔ تو پھر اس کا سنبھلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ جو لوگ ان کے پر اسپگنڈل سے متاثر ہو گئے۔ ان کا داپس انا مشکل ہو گیا۔ وہ اپنے عقائد میں راسخ ہو گئے۔ حالانکہ ابتداءً ان کو سبق دیا گیا تھا کہ یہ گروہ اسلام میں اتحاد پیدا کرنے کے لئے ہے مگر معمولی عرصہ گزرنے پر ان سے یہ عقائد بھی اٹھوا لئے گئے۔

۱۱، مگر کلمہ گو مسلمان جو مرزا صاحب کو نہیں مانتا۔ کافر فاحشہ اسلام سے خارج ہے۔

۱۲، کسی کلمہ گو مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنی حرام ہے۔

۱۳، کسی کلمہ گو مسلمان سے رشتہ و ماطہ قطعی حرام ہے۔

۱۴، کسی کلمہ گو مسلمان یا اس کے موصوم بچے کا جنازہ پڑھنا ناجائز ہے۔ دیکھو کتاب آئینہ صداقت ص ۳۵ و انوار خلافت صفحہ ۹۰ و ۸۹ و ۹۳۔

جو بھی شکل۔ ایک منظم گروہ بنالینے کے بعد اب اعلان ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو دلائل و براہین سے منوانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اور طریقے اختیار کرو۔ دیکھو اخبار الفضل مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۳۱ء۔

مسلمانوں پر دلائل کا اثر نہ ہوتا دیکھ کر خصوصاً قادیان اور گردونواح کے مسلمانوں کو متاثر نہ ہوتے دیکھ کر اور کیا طریقے اختیار کئے گئے۔ اس کا جواب عملاً قادیانیوں نے دیا۔ خاص قادیان کے مسلمانوں کو جو اپنے بھائیوں کو ان کے جال سے بچانا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ قادیان سے جلا وطن کر دیا گیا۔ مکانات حبس دئے۔ خونریزی کی گئی۔

گردونواح کے مسلمانوں کو ظالموں نے لانے کا ٹھکانڈہ سنے۔ قادیان میں سب سے پہلے سکھوں نے اس کو گرا دیا۔ قادیانیوں نے بہت شور مچایا۔ مگر سکھوں کے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ کر سکے۔ ہاں مسلمانوں کو اپنے ساتھ اس معاملہ

میں ملانے میں پوری کوشش صرف کی۔ مسلمان اپنی شرافت سے مجبور ہو کر کہتے یا ان کی چالوں سے عدم واقفیت کی وجہ سے ان کے قابو میں آ گئے۔ اور انہوں نے مزید کے معاملہ میں ان کا ساتھ دیا۔ لیکن مذبح نہ بنا۔ البتہ اس کا تاوان سوائے قادیانیوں کے باقی تمام اقوام (مسلمان۔ ہندو۔ سکھ) پر پڑ گیا۔ اس کام میں قادیانیوں کی ان تھک کوششوں کا ذکر لاحقہ حاصل فعل ہے۔ قادیانی خوش ہو گئے۔ اور مذبح کا سوال (جس پر پٹے کا اعلان ہوا تھا) ہی بھول گئے کیونکہ ان کا اصل مقصد مذبح نہیں تھا بلکہ کچھ اور تھا۔ چنانچہ اب کو ارح قادیان میں بجائے دلائل کے یہ کہہ کر غریب مسلمانوں کو قادیانی بنایا جا رہا ہے کہ جو تاوان سے بچنا چاہتا ہے وہ قادیانی ہو جائے

جیسا کہ خود قادیانی لیڈر اب ضلع گورداسپور کو قادیانی بنانے کا ہتھیار کرنا ہوا ہے لکھتا ہے۔ میں نے ایک سکیم تیار کی ہے۔ اس کے ماتحت جماعت کے ہر ایک فرد سے جو قادیان میں رہتا ہے۔ یا جو پاس کے گاؤں سے اس کے لئے آمادگی ظاہر کرے ایک یا دو ہفتہ تبلیغ کا کام لیا جائیگا۔ اس سکیم کے مطابق ایک کمائڈر ہوگا۔ اور وہ اس کے نائب ہونگے۔ ہر نائب کو ۵۰ مبلغ دیئے جائیں گے۔ بلکہ ایک محبتی عرصہ تک علاقہ ملکدانہ کی طرح ایک سو گاؤں میں یکدم تبلیغ ہوتی رہیگی۔ اس سکیم کو تجربہ کے بعد اور بھی وسعت دی جائیگی حتیٰ کہ گورداسپور کے ضلع میں کوئی ایسا گاؤں نہ ہوگا۔ جہاں کوئی اچھری مبلغ چند روز نہ رہ آیا ہو (الفضل)

اس سکیم سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ گروہ کس کس لباس میں مسلمانوں کا مارا ستین دشمن ثابت ہو رہا ہے۔ اس گروہ کے اسلامی دشمنی کے اور واقعات بھی ترتیب وار آپ تک پہنچیں گے۔ اس ٹرکیٹ میں اس پر اکتفا کی جاتی ہے۔ مسلمان خود اس گروہ سے بچیں۔ اور اپنے بھائیوں کو بچائیں اور اپنا نظام قائم کریں۔

خادم قوم

سیکریٹری صیغہ اشاعت صدر انجمن مبادلہ امرتسر

الہام مرزا صاحب قادیانی

خلاف آیت قرآنی

(بالجیب اللہ کلک دفتر نہ امرت سر کی قلم سے)

۱) آیت قرآنی

سورۃ البقرہ - پارہ سوم کے رکوع دوم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اللہ
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ
تَرَجَّلَ - اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ ہے ہمیشہ قائم رہنے والا
نہیں کپڑی اس کو اوکھ اور نہ نیند۔

عیسویت

بائبل کے حوالے !!

اخبار فاروق قادیان مورخہ ۱ اپریل ۱۹۳۰ء کے صفحہ ۷ پر عیسائی مشن
کی تردید کرتے ہوئے یہ عنوان "ہمارا خدا اور عیسائیوں کا خدا" ایک مرزائی
مولوی احمد یعقوب صاحب مولوی فاضل نے یوں لکھا ہے۔
"خدا سو جاتا ہے"۔ بائبل کا خدا غلبہ نیند کی وجہ سے بہت دفعہ سو بھی جاتا
چنانچہ لکھا ہے۔

(۱) میں نے تھکی ہوئی جان کو آسودہ کیا۔ اور ہر نگین روح کو سیر کیا اس
پر میں جاگا۔ اور نگاہ کی۔ اور میری نیند مجھے بھی معلوم ہوئی۔ یہ مباحثہ
(۲) حضرت داؤد دعا کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "بے در ہو۔ کیوں
سو رہنا ہے۔ تو اے خداوند جاگ ہم کو ہمیشہ کے لئے ترک مت کر (زبور ۱۳۸)
(۳) اے میرے خدا۔ اے میرے رب اٹھ اور میرے انصاف کے
لئے اور میرے فیصلے کے لئے جاگ" (زبور ۳۵)

(۴) اے خداوند اپنے قہر میں اٹھ اور میرے دشمنوں کو جوش و خروش کی مخالفت میں اپنے تئیں بلند کر اور میرے لئے جاگتارہ (زبور ۶)
 (۵) اے خداوند میرا کچھ گناہ اور قصیر نہیں۔ وہ دوڑتے ہیں۔ اور آپ کو تیار کرتے ہیں۔ پر میرے کسی قصور کے سبب نہیں۔ تو مجھ سے ملنے کے لئے جاگ اور دیکھ پس اے خداوند رب الافواج اسرائیل کے خدا ساری قوموں کا حال تجزیر کرنے کے لئے جاگ (زبور ۵۹)
 (۶) جاگنے والے کے خواب کی مانند اے خداوند جب توجاگے گا۔ تو ان کی صورت کو حقیر جانے گا۔ (زبور ۳۳)

قرآن کا تَاخُذُ سِتَّةٌ وَلَا نَوْمٌ فرما کر اس لغو عقیدہ کی تردید کرتا ہے۔ (دیکھو اخبار فاروق قادیان مورخہ ۷ اپریل ۱۹۳۰ء صفحہ ۷)

مرزا اسد

الہام مرزا صاحب قادیانی

اخبار بدھ قادیان مورخہ ۶ فروری ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۲۳ اخبار الحکم جلد ۵ نمبر ۵ صفحہ ۱۶ کا کلام ۱۱ و کتاب البشر نے جلد دوم کے صفحہ ۹ پر ہے۔
 ۳ فروری ۱۹۰۳ء - اُصَلِّ وَ اصُومُ اسْمَهُ وَاَنَا م وَ اجْعَلْ لَكَ اَنْوَارَ الْقُدُومِ وَاُعْطِيكَ مَا يَرْوَمُ اِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا - ترجمہ میں نماز پڑھوں گا۔ اور روزہ رکھوں گا۔ جاگتا ہوں اور سوتا ہوں ماورے لئے اپنے آنے کے نور عطا کروں گا۔ اور وہ چیز تجھے دوں گا۔ جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔ خدا ان کے ساتھ ہے۔ جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔“

مرزا صاحب کا قول

۱- کتاب البشر نے کی جلد دوم کے صفحہ ۲۵ پر لکھا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ قرآن کریم سے مخالف ہو کر کوئی الہام صحیح نہیں ٹھہر سکتا۔
 ۲- کتاب ختم معرفت کے صفحہ ۲۲۲ پر ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتقاد

نظم

نہیں رہتا۔

”مدعا کیسے ملے جب کوشش و ہمت نہیں“

نام کو تو قوم ہو پر رنگ قومیت نہیں
قلبِ مسلم چکا ہے اور روحیت نہیں
خوابِ حریت کے میں اسبابِ حریت نہیں
لاف ہے اتنی شجاعت کی مگر حرات نہیں
ہے جمہور ایسا تمہیں جنس نہیں حرکت نہیں
جس جگہ حرکت نہیں رونق نہیں برکت نہیں
یافتِ درمنا ممکن بحرِ محنت نہیں
مدعا کیسے ملے جب کوشش و ہمت نہیں
تم پڑے ہو خواب میں چھوٹی ابھی غفلت نہیں
بار بار دیکھنا ہے اور کچھ عبرت نہیں
سو کیفیت نہیں کیا قلبِ ماہیت نہیں
کیا شرمساری نہیں خوف نہیں فلت نہیں
ہم سے ہے یہ غیر سے بھی ہر وقت نہیں
انہم الا علون تم سے دور فوقیت نہیں

حق کے کہلاتے ہو پر وصفِ حقانیت نہیں
مسئیت اور پھر عدمِ حیاتِ اسقدا
شیخیِ مثلِ کد ام؟ اور بزدلی کی انتہا
شور و غل مثلِ دہلِ باطن ہیں تجلویت نہیں
ساقیہ والے لیگے سبقتِ ملا کوست دپا
فی التخریک مڑکے ہے عافلوں کا تجربہ
لیس للانسان الا ما سئلے ہے فیصلہ
آرزو ہے جستجو دیوانگی ہے اور جنوں
اگیا بالین پر شجون کی خاطر غنیم
رخت لٹوایا اسی نے جس نے بیاری نیند کی
کھوکے خاصیت کو اپنی زیرِ خالص ہو جس
شان و عظمت پر تمہاری غیر قابض ہو گئے
شامتِ اعمال یا اس صورتِ نادور گرفت
قولِ حق لا تمخروا پر گرتے رہا ہر عمل

قوم میں جوشِ عمل جب تک نہ ہو پیدا محمدا
کامیابی اور ترقی کی کوئی صورت نہیں!

(عبد المجید بھیروی)

کیفیت کارکردگی

(بابت ماہ فروری۔ مارچ و اپریل ۱۹۳۱ء)

مدرسہ عزیز یہ خدا کے فضل سے ترقی کر رہا ہے۔ مولوی محمد عبدالحق صاحب ہزاروی بحیثیت اول مدرس نہایت تندہی اور شوق سے کام کر رہے ہیں۔ ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں جمعۃ الوداع کے موقع پر مسجد میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مولوی پیر قطبی شاہ صاحب رکن حزب الانصار کی زبردست تقریر اصلاح مسلمین پر ہوئی۔ اور شاہ صاحب ممدوح کی تحریک پر بھٹکے ہوئے نقد چندہ مدرسہ کے لئے پٹوا اور دس ہزار روپیہ ماہوار مزید وعدے ہوئے۔ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۳۱ء کو ایک جلسہ حزب کی طرف سے جامع مسجد میں منعقد ہوا جس میں مفتی عطاء محمد صاحب رزوی کی فاضلانہ تقریر رڈ مرزا بیت پر ہوئی علاوہ انہیں اس عرصہ میں کم از کم بیالیس مقامات پر جلسے منعقد ہوئے۔ مسلمانوں کی اصلاح و تنظیم و دینی علوم کی طرف رغبت دلانے کے لئے سعی عمل جاری ہے۔ پیر قطبی شاہ صاحب مبلغ و رکن حزب الانصار کے ہاتھ پر بمقام للیاتی سات گیس سکھ مشرف باسلام ہوئے۔ ان کی تعلیم و تربیت کے لئے خاص انتظام کیا گیا۔ قریباً پانچ سو روپیہ نقد ۴۲ مویٹی۔ آٹھ نوکیلہ زمین اور کپڑوں کا ایک بڑا انبار اہل وہ نے انہیں عطا کیا جامع مسجد بھیر میں مورخہ ۲۴ اپریل ۱۹۳۱ء کو علی الترتیب ۸ و ۶ یعنی کل چودہ اشخاص نے اسلام قبول کیا۔ ایک میرزائی اور دو شیخہ بھی صدق دل سے ثابت ہوئے اللہ تعالیٰ سب کو استقامت بخشے۔

سرمایہ کی کمی میدان عمل میں بڑھنے سے مانع ہے۔ اپنی حیثیت و استعداد سے زیادہ کام کیا جا رہا ہے۔ ہندوستان بھر کے علماء سے فتاویٰ و مدد بارہ عدم جواز مناکحت داذ و اوج وغیرہ باشیعان و میرزائیوں حاصل کر کے ماہ مارچ و اپریل کا پرچہ ۱۰ صفحات پر اکٹھا شائع کیا گیا۔ اس نمبر نے ملحدین کے کیپ

میں کھلبلی ڈال دی ہے۔ حق کی شاعر نے ان کی آنکھیں چند صیادی ہریا اور
 ہر طرف چھو و پکار واہ و نالہ کی آواز بلند ہو رہی ہے۔ اہل سنت کا فرض ہے کہ
 ہر جگہ جلسے کر کے اپنا مذہبی حق محفوظ رکھنے کے لئے جدوجہد کریں۔ ہمارا حق
 ہے۔ کہ ہم اپنے مذہبی احکام کی تبلیغ کریں۔ اور اپنے گم کردہ راہ بھائیوں کو راہِ راست
 کی تلقین کریں۔ شیعہ جوائید صحابہ کرام کے خلاف سب دشمنی کرنے اور مظالم
 کی اشاعت میں سرگرم رہتے ہیں۔ صحابہ کرام کے کفرین کی تکفیر پر بعض سنی
 علماء ا فضیل کا چرخ پا ہونا جائے حیرت ہے۔ انجمن اصرعیہ پنجاب نہی طرف
 سے اخبار زمیندار لاہور۔ اخبار فیروز کھنوی میں رسالہ شمس الاسلام کے خلاف
 نوٹ شائع ہو چکے ہیں۔ کئی مقامات پر شیعہ جلسے کر کے صدائے احتجاج
 بلند کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ پرچہ میں اس فتنہ کی حقیقت پر
 مفصل تبصرہ کیا جائیگا۔

کلام شیخ

عربی نصیحت نامہ از جانب حضرت مخدومنا مولانا مولوی شیخ
 عبداللہ صاحب مرحوم رئیس موضع چک عمر قاضی تحصیل ہارپا
 ضلع گجرات (مترجمہ منظومہ جویدہ کی زندگی میں اس کا نام بھیجا گیا تھا)

مخدومیت جناب میرزا غلام احمد صاحب قادریانی ضلع گورداسپور	ایماں میریچ الصبا قوی بالطف
رئیس قادیانیا سلا	گو باوصبا از مہربانی
سلام بر رئیس قادیانی	و لجد فیہیوزا صاحب تمحل
ولا تعجل لاخذ الا انتقام	وزاں پس میرزا صاحب بیاد
من تندی ز تندی کم شود کام	لان الصبر مفتاح المرام
ففي التخیل تاخیر المرام	لا شک صبر مفتاح مرام است
ز زودنی سر بسر تاخیر کام است	لعل الله یجدرت بعد ذلک
امور من امور الا بتسام	

خدا آرد مگر بخت و زمانہ
 وَلَا تَفْخَرْ بِتَعْلَادِ الرِّبَا فِي
 مَن فخر از شمار دولت خویش
 لَا أَتِ الْفَخْرَ مِنْ عِلْمٍ وَتَقْوَى
 کہ فخر از علم یا پرہیز گاری است
 وَقَالَ نَبِيُّ الْفَخْرِ بِنَفْسِي
 بنی من بود فخر من بفقراست
 وَلَيْسَ الْعَمَلُ فِتْنًا كَالنَّصَارَى
 نیز و ما چون گریزان چرمال است
 وَأَنَّ الْفَادِرَ حَتَّى لِقَاتِ الْحَجَرِ
 بلا شک پادری گفت است بنہود
 سَلَامٌ مِّنَّا عَلَى فَتْحِ الْمَسِيحِ
 ملائکہ کہ بر فتح مسیح است
 وَلَعَنَهُ رَبُّنَا عَدَّادَ سَرْمَلٍ
 ز ایزد باد لعنت وافر و عام
 رَسُولُ اللَّهِ لَوْمْ فِي الظُّلَامِ
 بنار کی رسول اللہ جو نوار است
 رَسُولُ نَعْتَةٍ وَشَرِّ دُورِ حَامِ
 ز نقش سنگیزہ بندہ گرد
 تَشْعِشَعُ لَوْمَةٌ مِنْ قَبْلِ آدَمَ
 نہ تنہا پیش آدم نور او بود
 يُؤَيِّدُ الْكَافِرِينَ لِيَطْفُوهُ
 اگرچہ کافران خواہند بے نور
 عَلَيْهِ صَلَوةُ رَبِّي مَا نَعَدْتُ
 درود و رحمت حق بر پیغمبر

کہ ساز و آید بست شادمانہ
 وَأَفْرَاطُ التَّوَارِدِ وَالزَّحَامِ
 ہم از انبوی مہمان و درویش
 وَلَيْسَ الْفَخْرُ مِنْ مَالِ الْيَتَامِ
 بلیمان ز مال خود چہ پاری است
 بَلِ الْفَخْرُ فِي الْأَمْوَالِ حَامِ
 بقاروں از خزائنها چہ فخر است
 يَزِيدُ الْكُلَّ مَتَابًا لِّلْسَهَامِ
 بچند حصہ ساز ما در کمال است
 فَدُورًا وَأَفْتَاءً لِلَّهِ مَا
 نوکذب و افترا اورا چہ شد سود
 وَلَيْسَ عَلَى الْمَسِيحِ مِنَ الْمَلِكِ
 مسیح از اطاعت کے صحیح است
 عَلَى مَنْ سَبَّ مَوْلَانَا النَّهْيَ
 پیغمبر و ملائکہ کس کو دشنام
 وَمِنْكُمْ الْمُخَالِفُ مِنْ نَهْيِ
 مخالف و بداندستہ کور است
 نَبِيِّ اسْمِهِ حَمِي الْعِظَامِ
 بنامش استخوانی زندہ گرد
 فَتُؤَخَّرُ حَمَامٌ ثُمَّ سَامِ
 کہ مل از نوح و حام و پیام افروز
 وَيَأْتِي اللَّهُ الْآبَالَتَمَامِ
 ولیکن حق ہمہ اید تمام و مشہور
 عَلَى السَّرِّ وَالْحَمَامَةِ بِالْحَمَامِ
 غنا بر سر و دارد تا کبوتر

وَلَكِنْ لَا تَكُنْ مِثْلَ الْخَصْمِ
 سبّاش اما تو مانند مخالف
 لَا تَكُنْ عَالِمَ قَطْنٍ ذَكَرُ
 تو ہستی فاضل و دانا و عاقل
 وَقُلْتَ لَيْسَ لِي عَيْشِي
 یسوع خصم را گفتی کذاب
 أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ لِي عَيْشِي
 تمیدانی یسوع خصم عیسی است
 وَسَبَّ الْأَنْبِيَاءَ لِيَكُونَ كُفْرًا
 سبب انبیا کفر است انجام
 وَأَنَّ اخْتِلَافًا فِي الْمُسْتَمْتِ
 نگر و مختلف ہرگز مستمتی
 وَلَيْسَ لِي عَيْشِي لَوْزَعَمْتُ
 بزم تو یسوع از نیست عیسی
 فَإِنَّكَ إِنْ شَتَمْتَ لَيْسَ لِي عَيْشِي
 یسوع خصم را دای تو دشنام
 نَحَى الرَّحْمَنُ عَنْ سَبِّ الْخَصْمِ
 خدا از سبب مشرک منع فرمود
 وَلَا تَسْتَبْ لِلَّهِ بَاءً حَقٌّ
 نبی ناهی است از بدنام کردن
 وَلِلْسَبِّ اسْبَابٌ وَعِنْدِي
 یقین شد کہ ہمہ اسباب دشنام

فَإِنَّ الْخَصْمَ يَهْوِي فِي أَحْزَامِ
 کہ خصم از جرم و عصیانیت خائف
 وَسَبَّ الْخَصْمِ مِنْ ذَاتِ الْعَوَامِ
 مخالف را بد و دشنام جابل
 وَمُحْتَمَلٌ عَجِيبٌ مِنْ أَنَا
 غیبی و حیلہ گر بدکار و سبب
 نَبِيٍّ مُرْسَلٌ ذُو الْأَحْزَامِ
 نبی و مرسل او از قدر والا است
 فَكَيْفَ الْإِحْتِرَاءُ مِنَ الْهَمَامِ
 دلیری از نرنگاں ہوں دشنام
 وَإِنْ كَانَ الْخُتْلَفُ فِي الْأَسْمَاءِ
 اگر کہ مختلف باشند اسماء
 فَإِنَّ الْخَيْرَ فِي سَبِّ الْخَصْمِ
 چہ باشد سود در دشنام اعدا
 فَيُشْتَمُّ لِلرَّسُولِ مِنْ اخْتِصَامِ
 پیغمبر رسد دشنام انجام
 يُسَبُّ اللَّهُ عَدُوًّا كَالْأَهْوَامِ
 باز و تانہ اندا اور و زود
 حَدِيثٌ عَنْ رَسُولٍ مُسْتَقَامِ
 حدیث را لائق و دشنام کردن
 كَأَنَّكَ أَوَّلُ بِاللَّهِ لَتَحْوَامِ
 تو اول نبی از اہل اسلام

۱۔ خال علیہ الصلوٰۃ والسلام لائتمشین امام ابیک ولا تجلس قبلہ ولا تدع باسمہ ولا
 تسب لہ لے لاتب غیرک فیدب باک جزاءک مجمع البحار جلد ثانی باب سین ہمملہ

لِذِي الْإِسْلَامِ تَمَحَّ السَّبَّ جَعْلُ
 فِي إِسْلَامِيَّانِ وَشَنَامِ حَضَتْ
 وَلَمَّا كَانَ فِي الْإِنْجَامِ طَعْنُ
 غَمَّ أَرُوْ سَخَّةِ الْإِنْجَامِ أَهْتَمُّ
 فَرَحْنَا عِنْدَهُ رَوُّ نَتْنَا الضَّمِيمَةِ
 عَمَّا كُنْتَ شَادِي أَرْضِيْمِهِ
 لَقَامَتْ حُجَّةٌ مِنَّا عَلَيْكُمْ
 غَدُومٌ تَحْتَبُ غُودُ بِرْشَا عَامِ
 وَلَيْسَ الْبَشِيْعُ سَبَابًا وَلَكِنْ
 نَحْوُ أَيْدِ شَيْخِ سَبِّ وَجَدَلٍ كَيْفِ
 وَلَمْ تَشْتَمِ لِدِي الْإِسْلَامِ تَقَطُّ
 زَا وَشَنَامِ بِرْمُونِ نَدَا صِلَا
 وَلَكَمْ نَلَعْنُ عَلَى أَهْلِ الْخَبَايِمِ
 جِئَا بِرَجْلِهِ لَعْنَتِ يَابِدَا الْإِنْجَامِ
 وَأَنَا لَا نُوَدُّ بِكُمْ جِدَالًا
 نَدَا مَا شَأْنُكَ أَرْجِدَلِ كَامِ اسْتِ
 وَأَيَّ كَانَ الْهَامُ صَحِيحُ
 كَمَا بَاشَدُ دِرْتِ اِيْكَوْنَةُ اِيْهَامِ
 وَكَيْفَ نَسِلُ الْمُهْدِي حَقًّا
 جَنِيْنِ مَهْدِي كَمَا بَاشَدُ مَسْلَمِ
 وَأَنَّكَ رَأْسُ أَسْتَبَابِ التَّوْزَايَا
 تَوَاسِبَابِ عِلَاوَتِ كَرْدِيْ اِنْعَازِ
 كَلَامُكَ اِيْهَانُ فَوْقَ نَاسِ
 كَلَامُ تَبْتِ بِرَاتَشِ جَوْدُونِ
 خَصْمُكَ فَادِرِيَا اَسْرُوِيَا

كَطَعْنِ الدُّوْحِ أَوْضَرْبِ الْحِسَامِ
 جَوْنِغْمِ نِيْزِ مَوْتِغِ اَزْجِرَا حَتِ
 لَجْمِ مَنْ مَشَا نَحْنَا الْفَخَامِ
 زَطْعِنِ هِرْزَرْكِ قَوْمِ الْكِرِمِ
 فَمَا بَرِيْ الْمُسِيْحُ مِنْ اِيْثْهَامِ
 مِسْجَانِيْتِ خَالِي اَزْ دُومِيْمِهِ
 بَلِيْنِ وَالْعُطَافِ وَاعْتَصَامِ
 بِنَرْمِيْ مَا رَانِيْ بِدَشْنَامِ
 اَمِيْنُ نَاصِحُ لِّلَا نَضْمَا
 اَمِيْنِ وَمَا صَحَّ اِسْتِ اَزْ بِهَرِ بُوْنِدِ
 وَانْ اِسْرَا حِي الْخَالِفِ بِالسَّهَامِ
 مَخَالِفِ كَرْزَنْدِ صِدْتِيْرِ بَرَا
 لِسَبِّ مَنْ سَلِيْمِيْ اَوْ حَذَامِ
 چِهْ شَدَّ كَرْيَكِ دُو زَنْ دَاوَنْدِ وَشَنَامِ
 جِدَالُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ الْحَرَامِ
 جِدَالِ هُوْمَنْدَانِ فَعْلِ حَرَامِ اسْتِ
 بَطْعِنِ وَاسْتِنَابِ وَاسْتِنَامِ
 كَرْدِ رُوِيْ مِسْتِ طَعْنِ وَبَعْنِ وَشَنَامِ
 لِسَبِّ لَامْتِ سَبِّ الدَّ دَا مِ
 كَرْدِ اَمْتِ رَاوِيْدِ وَشَنَامِ بِرُومِ
 وَلَيْسَتْ سَرْمِيْتِيْدِ مِنْ عَيْوَرَامِ
 كَمَا نَاوَكِ رَسِيْدِيْ نَاوَكِ اِنْعَازِ
 وَشَغْلَتُهَا تَفُوْقُ عَلَى الْكِرَامِ
 زَرْخِيْلِدِ خَلْقِ رَاوَا كَرْدِ وَدِيْنِ
 لَكَوَا قَبْلُ بِحُكْمِكَ فِي الْمَنَامِ

الٹا چور کو توال کو ڈانٹے

۲۲ اپریل ۱۹۳۱ء کے اخبار زمیندار میں رسالہ شمس الاسلام بھیرہ ضلع شاہ پور کے برخلاف دو جگہ مضامین نظر سے گذرے۔ صفحہ ۳۳ پر نو ایڈیٹر زمیندار کی طرف سے جو عنوان قائم کیا گیا ہے۔ اس کے موٹے حروف شمس الاسلام کی تفرقہ اندازی ہے۔ میں اس وقت اس کی نسبت اس سے زیادہ لکھنا نہیں چاہتا۔ کہ عالیجناب طفر علی خان صاحب کے ساتھ مجھے جو نیا زمندانہ تعارف حاصل ہے۔ اس کی بناء پر میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ آنجناب کو اس قدر فرصت کہاں کہ روزانہ زمیندار کے تمام مضامین کو ملاحظہ کر کے اسکی اصلاح فرمایا کریں۔ یہ ضرور ان کے مشاف میں کسی شیعہ کے رجحان طبیعت کا نتیجہ ہے ورنہ کیا ایڈیٹر صاحب زمیندار حصول اصلاحات کی خاطر عدم تبلیغ مذہبی کا روادار ہو سکتا ہے۔ اور کیا کوئی ہندو مسلمان اس کو قبول کر سکتا ہے۔ لیکن اس وقت میں صرف اسی پر اکتفا کر کے باقی مضمون کو آئندہ نمبر چھوڑتا ہوں۔ لیکن میرا روئے سخن مضمون مندرجہ صفحہ ۶ کی طرف ہے۔ جہاں حلی حرف میں یہ الفاظ درج ہیں رسالہ شمس الاسلام کے خلاف شیعان لاہور کا احتجاج۔ انجمن اصغر یہ لاہور کا اجلاس خصوصی۔ خدا جانتا ہے۔ کہ مجھے ان کی روئیداد کے ذیل فقروں پر (یہ اجلاس بھیرہ شاہ پور سے لاہور رسالہ شمس الاسلام کے خلاف شدید تیز صندائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ کہ اس نے حضرت امام مہدی کو تکلیف دہ الفاظ کے ساتھ یاد کرتے ہوئے شیعوں کو خارج از اسلام ٹھہرایا ہے) بے اختیار مہنسی آتی ہے۔ کیا یہ کوئی مباحکم یا نئی فتویٰ یا ایڈیٹر صاحب شمس الاسلام کی اپنی اختراع جدیدہ ہے۔ ملاحظہ ہوں کتب ذیل جن کی جلالت اور اعتبار اہل سنت کے نزدیک ناقابل انکار ہے۔

سراج الوہاج۔ مظاہر الحق۔ بوستان المحدثین۔ طہیریہ۔ نو دی شرح مسلم

انجیلی - مالابونہ - قرالاقار - روالختار - روالختار - بحر الراق - روالرواق
 امام ربانی - تحفۃ اثنا عشریہ - استظہار المومنین - ارشاد الطالبین - انوار مجری
 مجمع الاوصاف - حضرت پیر جیلانی کا کتاب غنیۃ الطالبین - اور سب
 بڑے حکمرانوں کی عالمگیر جو غازی عالمگیر بادشاہ کے عہد میں تمام علمائے
 ہندوستان کا متفقہ فتویٰ ہے - کیا یہ سب کتب اہل سنت نظر انداز
 کی جاسکتی ہیں یہاں یاد آیا حضرت شیخ الاسلام تقی الدین ابوالجاس احمد
 کا وصیتہ الکبریٰ مضمون ۳۷ اب ان سب پیشوایان دین نے جو رائے
 روافض کے متعلق ظاہر فرما کر ان پر متواتر فتوے دے چکے ہیں تو کیا ہم اسکو
 چھوڑ کر کسی بی لے یا ایڈیٹر اخبار کی رائے کے پیرو ہو سکتے ہیں حاشا وکلا -
 فی الحال تنگی وقت اور کم فرصتی کی وجہ سے میں کسی امر پر بحث نہیں کر سکتا البتہ
 انجمن اصغریہ پنجاب لاہور اور اس کے جنرل سیکرٹری مرزا صاحب ہمدانی سے
 صرف اس قدر پوچھنے کا حق رکھتا ہوں کہ وہ اپنے گریبان میں منہ کر کے
 نگاہِ تصور سے دیکھ لیں کہ جو فرقہ قرآن مقدس کو انجیل اور زبور کی طرح
 محرف جانتا ہو - صحابہ رسول اللہ کو محاذِ امتد خارج از اسلام اور لمہات المومنین
 کو منافقہ وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے ہوں - وہ کس زبان سے خود کو مومنین
 کے خطاب مستطاب سے یاد کر سکتے ہیں - رہا یہ امر کہ رسالہ شمس الاسلام
 میں مدیرِ کبیر نے شیعہ امام مہدی کو فرنگن لونڈی زادہ سے یاد کر کے مومنین
 شیعہ کو مکدر اور برا بھلا کر کے انجمن اصغریہ لاہور نے بذریعہ سیکرٹری
 ہمدانی کے جواب طلب کر کے کسی جاہل شیعہ کی طرف سے خلافِ قانون
 ارتکاب کی طرف بھی اشارہ کر گئے ہیں - تو اس کا مختصر اور نہایت مختصر
 جواب یہ ہے -

تم قتل بھی کرتے ہو تو شکوہ نہیں ہوتا
 ہم نقل بھی کرتے ہیں تو بشتے ہیں مفتن
 سنو صاحب! اگر فرنگن کا لفظ ہے تو کیا ہوا جہاں شیعوں کے امام حبش
 کنیزک زادے گذر چکے ہوں - مقابلۃ فرنگن کا لفظ تو بہر حال قابلِ احترام ہے

آپ کو تو صرف ایک ہستی کا فکر دامنگیر ہوا ہے۔ جب آپ کو ایک کی جگہ سات امام اسی صفت سے موسوم بنائے جائیں۔ اس وقت آپ کو آسٹے وال کا بھاؤ معلوم ہو جائیگا۔ اور لامحالہ چپٹا نا پڑے گا۔ اور تمام رموز ہائے تقیہ آلود طشت از بام کر کے (بجائے لینے کے دینے پڑ گئے) کا زندہ مثال عالم آشکارا کر دیا جاوے گا۔ یا تو آپ کی نام نہاد انجمن کو چاہئے۔ کہ اپنے مکتوب پر محذرت طلب کر کے اپنی پوشیدہ گندگی کو زیر خاک مستور رہنے دیں ورنہ آپ کو کافی سے بڑھ کر جوابات آئندہ دینے کی کوشش اس حد تک کی جاوے گی جب تک آپ مطمئن نہ ہوں۔ اور میں اس وقت تک آپ کی مبارک انجمن کی خدمت کے لئے آمادہ ہوں۔ جب کہ آپ شیعان علی اپنے منہ سے ان راویان و مجتہدان مذہب حقہ پر جنہوں نے باستثنائے پانچ کے باقی سب اماموں کو کمنیرک زاوے قرار دے چکے ہیں۔ باوازلہ لعنت بھیکر مجھ کو (آمین)، کہنے پر اپنا ہم نوا نہ بنالیں۔

باقی راجا ہل شیعہ کا کوئی ناگوار اقدام۔ سو اس کا جواب آئندہ پرچہ پر ملتوی رکھتا ہوں۔ اب مجھے ایک خیر اندیش سید فضل علی شاہ کا کچھ ذکر کرنا ضروری ہے۔ جو خود کو از راو تطف اہل سنت و الجماعت لکھ کر ایک چٹھی میں جو بنام جمعیت الانصار جبرہ تحریر کر کے حق خیر خواہی و نصیحت گری ادا فرما چکے ہیں نہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن بد قسمتی سے علم دین سے کوئے معلوم ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اکثر سادات آج کل الہی رنگ میں بچکے نظر آتے ہیں۔ اور یا حضور پرور چشم بدوڑ ان سادات اُمت پرور کی یادگار ہیں جن کا ذکر خیر حاجی کتاب مستطاب (ریاض الانساب مجمع الاعقاب معروف بہ سحر الانساب فی نسب سادات) میں مذکور و مسطور ہے جس کی تفصیل اگر ضرورت محسوس ہوئی تو کسی آئندہ نمبر میں انشاء اللہ توضیح کی جاوے گی۔ فی الحال اسی قدر کافی ہے۔ بحکم (العقل کفی علیہ الاشارہ) اخیر میں میں مرزا مصطفیٰ علی ایرانی سے معافی چاہتا ہوں۔ جبکہ ان کے نزدیک پنجاب جیسے اہل زبان کا طرز تقریر و تحریر عامیانہ و سوقیانہ ہے۔

تو مجھ جیسے بچہ ان افغان سے اگر غلطیاں ہوئی ہوں تو معاف رکھیں و اسلام
(باقی آئندہ) مورخہ دہری ۳۱

احقر العباد غلام محمد خان بگش ازھنگو ضلع کوہاٹ

در بار سیال شریف میں

”عظیم الشان جلسہ دستار بندی“

”مجاہد اسلام“ حضرت مولانا خواجہ محمد ضیاء الدین سیالوی
رحمۃ اللہ علیہ سے عمیق مخلصانہ تعلقات کی بنا پر حضرت علامہ مولانا معین الدین
صاحب اجیری عم فیضہ نے حضرت مرحوم کے خلف اکبر جناب صاحبزادہ
مولانا محمد قمر الدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف کی تکمیل علوم کے لئے ایک
سال دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ چنانچہ ۲ شعبان ۱۳۵۸ھ سے حضرت علامہ موضوع
نے نہایت فیاضی سے اپنا قیمتی وقت ایفاء وعدہ میں صرف فرما کر حضرت سجادہ
نشین صاحب کی بقعہ تفسیر اور حدیث و اصول کی تکمیل فرمادی ہے۔ اب
۶ شوال المکرم ۱۳۵۹ھ کو خواص اہتمام سے ایک عظیم المیرکتہ جلسہ ہوا جس میں
مغزز خلفاء و علماء کرام کے علاوہ عوام بکثرت شریک ہوئے۔ تلاوت کلام اللہ
کے بعد حضرت علامہ مولانا معین الدین صاحب اجیری نے آیت کریمہ اِنَّا نَحْنُ
نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاَنَّا لَہٗ مُخَفِّضُوْنَ کی فاضلانہ تشریح فرماتے ہوئے علم ربی
کی اہمیت و ضرورت اور عوام مسلمین کی بے توجہی کو دردناک پیرایہ میں ادا فرمایا۔
حکومت اور انگریزی خوان طبقہ کے علاوہ بعض علماء و بعض صوفیاء کرام کی علمی
بے رغبتی اور سہوہری پر اظہار افسوس فرمایا۔ اور اختتام تقریر پر حضرت مولانا
نے فرمایا کہ الحمد للہ کہ میری محنت کا ثمرہ بر آیا۔ اور سجادہ نشین صاحب کی تکمیل
علوم ہو چکی۔ علاوہ اس کے کہ میں انہیں سند فضیلت لکھ دوں خواص کراہیک
اہم مقدس سند دیتا ہوں جو اکابر مشائخ و اساتذہ کرام میں سند بالمصافحہ

روافض کے بارہ جامع اسلامیہ واپس کے مفتی صاحب فتویٰ

روافض کا جو طبقہ عالیہ محبت صدیق اکبر کا منکر ہے صدیقہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت باندھتا ہے۔ سب شیخین اس کا شمار ہے۔ وہ اہل اسلام کے متفقہ فیصلہ کے مطابق کافر و مرتد ہے۔ مسلمانوں کو اس بد باطن فرقہ کے ساتھ سلسلہ مناکحت قائم کرنا۔ اس کے جنازہ میں شریک ہونا اور اس کے مرقی پر نماز پڑھنا یا دوسرے اسلامی یا معاشرتی علائق و روابط باقی رکھنا جائز نہیں ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ عتیق الرحمن عثمانی مفتی جامع اسلامیہ واپس۔ ۱۴ اشوال المکرم ۱۳۹۷ھ

ناموران اسلام

مندرجہ ذیل حضرات اپنے اپنے فن میں مکیائے زمانہ تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق نسب میں۔ حضرت فاروق اعظم قوت میں (قوت اسلام) حضرت عثمان بن عفان حیا میں۔ حضرت علی قضا میں۔ ابی بن کعب قرأت میں۔ زید بن ثابت فرائض میں (وراثت)۔ ابوعبیدہ بن جراح امانت میں۔ ابن عباس تفسیر میں۔ ابوذر صدق ہجہ میں۔ خالد بن ولید بہادری میں۔ الحسن بصری تذکیر میں۔ وہب بن منبہ قصوں میں۔ ابن سیرین خوابوں کی تعبیر میں۔ نافع قرأت میں۔ ابوحنیفہ فقہ میں۔ ابن اسحاق لڑائیوں میں۔ مقاتل تاویل میں۔ کلبی قرآن کے قصوں میں۔ انجیل علم عروض میں۔ فضیل بن عیاض عبادت میں۔ بسویہ نحو میں۔ مالک علم میں۔ شافعی فقہ میں و حدیث میں۔ ابوعبیدہ غریبی میں۔ علی بن مدنی بیماریوں میں۔ یحییٰ بن معین آدمیوں میں۔ ابو تمام شاعروں میں۔ احمد بن حنبل سنت میں۔ بخاری حدیث میں۔ الجندی تصوف میں۔ الاشعری کلام میں۔ محمد بن ذکریا رازی طب میں۔

ابوالفرج الاصبہانی سوال و جواب کرنے میں۔ ابو معشر بنجوم میں۔ ابراہیم
کرمانی تعبیر میں۔ ابن بناتہ خطبوں میں۔ ابن حزم ظاہر میں۔ ابوالحسن کبری
جھوٹ میں۔ الحزری مقامات میں۔ المبتنی سفروں میں۔ الموصلی گانے میں۔
القصولی شطرنج میں۔ الخطیب بغدادی جلدی پڑھنے قرائت میں۔ علی بن
ہلال خط میں۔ عطاء السلمی خوف خدا میں۔ القاضی فاضل مضمونوں میں۔
اصمعی نوادر میں۔ اشعٰب طبع میں۔ معبد گانے میں۔ ابن سینا فلسفہ
میں۔ جلال الدین سیوطی کتابوں کی تصنیف میں یکتا تھا۔ (ماخوذ از تاریخ الخلفاء)
(غلام حسین بھیروی)

صلاح کی تجاویز

(از مولوی محمد عبداللہ صاحب علوی)

باسمہ تعالیٰ۔ فرمان باری تعالیٰ و اقيموا الصلوة و اتوا الزکوٰۃ کے متعلق دو
منزلیں ہیں۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ ہر ایک فرقہ ترقی کر رہا ہے۔ مگر جماعت
حقہ اہل سنت و الجماعت باوجود کثرت کے سست ہی سست ہو رہی ہے بعد
تامل اور نہایت غور کے جو ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ شریعت مطہرہ نے تو
کسی قسم کی حاجت نہیں چھوڑی۔ مگر اس پر کماحقہ عمل نہیں ہو رہا۔ تحصیل
منزل اول علم ہے۔ زمانہ حال میں ساری مارجولت کی ہے اور تحصیل
دو اموروں پر موقوف ہے۔

(۱) مال جس سے طالب علم اور اہل علم خوراک اور پوشاک اور کتب وغیرہ کا
انتظام کر کے علم حاصل کرے یا تعلیم دے۔ زمانہ حال میں شرعی لحاظ سے اس کا
کوئی انتظام نہیں۔ اگر کہیں ہے تو رعایتی انتظام ہے جس کا بہت احسان
جتایا جاتا ہے۔

(۲) نصاب علم کا اندازہ مقرر نہیں۔ بچارہ طالب علم پڑھتے پڑھتے بوڑھا
ہو جائے مگر علم ختم ہونے میں نہ آوے۔ پھر فیصدی عالم کا مل بنے تو ایک۔

انفوض نصاب میں بھی کوئی لحاظ شرعی نہیں۔ اور نہ زمانہ حال کا لحاظ۔ بلکہ پابندی رواج۔ چنانچہ فقہ و تفسیر و حدیث کی بجائے حسب دستور و رواج بے ادبی کی کہانیاں۔ اور منطق اور ہولی جو محض خیالی پلاؤ ہیں پڑھ کر اکثر عمر کا حصہ اسی میں برباد کیا جاتا ہے۔ علم دین نصیب ہو یا نہ۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ فنون پر جنون علم دین کے تحصیل کے واسطے ذریعہ ہیں مگر یہ محض بہانہ بازی اور حیلہ سازی ہے۔

اصلاح، اہل علم کو مالی امداد شریعت نے زکوٰۃ اور عشر اور صدقہ فطر وغیرہ صدقات سے دی ہے۔ شریعت میں اہل علم کو صدقات دینا بہ نسبت فقر کے افضل اور زیادہ ثواب ہے۔ مگر جاہل لوگ اس بات سے غافل رہ کر ثواب کی زیادتی کو کھو بیٹھے ہیں۔ درالحکات کے باب المصروف میں لکھا ہے **للتصدق علی العالم الفقیر افضل** وقال الشافعی **لے من النجا** **اهل الفقیر** **باب تجوز یہ ہے کہ ہر ایک مسلمان صاحب مال کو اپنے اوپر لازم کر لینا چاہئے۔ کہ صدقات اور زکوٰۃ سے کچھ رقم ماہوار مقرر کر کے اپنے شہر کے ایک مہتمم اہل علم کے سپرد کیا کرے۔ جو باقاعدہ حساب کتاب رکھیں اور تفصیل حساب ہر ماہ میں نماز جمعہ کے موقع پر سنایا کریں۔ وصولی صدقات پر کوئی ملازم بھی مقرر نہ ہو۔ پھر مصرف صدقات اول طلباء علم ہوں دوم مدرس سوم مبلغین جو وعظ اور مناظرہ کے کام کے ہوں۔ جو اطراف میں عوام کو دینی اور شرعی باتیں سکھائیں۔ اور بدعات اور اہل بدع سے روکیں۔ فی سب؛ اگر کہیں اس قسم کا انتظام نہ ہو سکے۔ تو کسی مشہور انجمن کی جو ایسے انتظام پر مشتمل ہو امداد کریں۔**

(۲) **نصاب تعلیم** مدارس عربیہ کا اس طبع ہونا چاہئے **درجہ اول قرآن مجید** **مصدر فیوض نصاب الصبیان**۔ کریمیا و پند نامہ۔ خط و کتابت۔

درجہ دوم ترجمہ قرآن مجید۔ موطا امام محمد قدری۔

نوشا؛ اس درجہ والوں کو اگر پہلے رسالہ معین المتبندی پڑھایا جائے۔ جو ہمارے مدرسہ کی ایجاد ہے تو بہت مفید ہوگا۔

درجہ سوم - شرح عقاید - سراجی مہ معرفت حساب - نورالانوار (اس درجہ والے کو مولوی کا لقب ملنا چاہئے) - درجہ چہارم - جلالین لمحاظ مدارک - مشکوٰۃ شریف لمحاظ ترجمہ شیخ دہلوی - ہدائیہ مع لحاظ شرح وقایہ و درالمختار -

درجہ پنجم - ابواب الصرف نحو میر فضول اکبری - کافہ لمحاظ شرح جامی - تخیض المفتاح بمعہ قدسے مطول (اس درجہ والے کو مولوی عالم کا لقب ملنا چاہئے) - درجہ ششم - صحیح بخاری صحیح مسلم - طحاوی شریف لمحاظ کتب رجال مثل توفیق وغیرہ - قصیدہ بردہ لمحاظ صراح -

درجہ ہفتم - تعلیم وعظ و مناظرہ و مطالعہ کتب مخالفین وغیرہ متفرق علوم - (اس درجہ والے کو مولوی فاضل کا لقب ملنا چاہئے) -

مآثر دوم - عمل ہے جس کے واسطے فرمانبرداری شریعت اور صحبت صالح ضروری ہے۔ مگر زمانہ حال میں اس بات کا خیال نہیں۔

اصلاح (۱) نماز باجماعت کی پابندی کی جاوے - اور بغیر عذر کے مسجد میں غیر حاضر ہونے والے سے فی نماز ایک آنہ جرمانہ وصول کیا جاوے گویا صدقات کے مقابلہ میں اس کو خراج ہی تصور کیا جاوے گا۔ اگر ایسا شخص باز نہ آوے - تو برادری سے قطع تعلق کیا جاوے - پیران کبار سے لے کر ادنیٰ آدمی تک ہر ایک شخص احکام شریعت پر چلنے کی ہدایت کو فرض منصبی سمجھے باہمی تنازعات کے فیصلے بھی شرع شریف کے فرمان کے مطابق کئے جاویں - شکر شریعت سے تعلق قطع کر دیا جاوے - کیونکہ وہ مرتد ہے -

(۲) دن میں ایک وقت ضرور مسلمان بچے مسجد میں پہنچ کر اسلام کی پہلی اور دوسری تا آخر سلسلہ تک جن کتابوں میں مسائل دینی ہوں - نام مسجد سے سبق لیں - اور امام مسجد ایسا ہونا چاہئے - جو کہ یہ کام سر انجام دیا کرے - اس کی تنخواہ ماہوار مقرر ہو - الغرض اس قسم کے مدرسے مساجد میں لازمی طور پر قائم کئے جاویں - اور خط کی تعلیم بھی ساتھ ہو تو بہت خوب ہے - اور جو شخص باقاعدہ عربی تعلیم حاصل کرنا چاہے - تو مدرسہ عربیہ میں داخل ہوئے - ان ارید الاصلاح ما استنطعت و ما

توفیقی الا باللہ علیہ تو کلت والیہ اینب۔

صحیح حفظ

(از حکیم حافظ غلام جیلانی صاحب بھیری)

۱۔ دودھ پینے والا شخص نہ خود بیمار ہو اور نہ وہ جانور بیمار ہو۔ کیونکہ ان دونوں میں سے کسی ایک کے بیمار ہونے سے ان تندرست اشخاص کو جو اس جانور کا دودھ پیتے ہیں بیماری ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ گائے کو مرض سل ہوتا ہے اور جب تندرست آدمی اس گائے کا دودھ پیتے ہیں۔ تو ان کو بھی یہ مرض ہو جاتا ہے۔

۲۔ جس برتن میں دودھ دوا جائے۔ وہ بھی بالکل صاف ہونا چاہئے۔ پیتل کا برتن ہو تو بہتر ہے درتہ مٹی کا روغنی برتن ہونا چاہئے جس کو روزانہ اچھی طرح صاف کر کے دھوپ میں رکھا گیا ہو۔

۳۔ دودھ کو ٹھنڈی اور پاک و صاف جگہ پر رکھنا چاہئے۔ کسی میلی یا گندی جگہ یا کسی مرضی کے کمرہ میں نہیں رکھنا چاہئے۔ کیونکہ دودھ ایک نہایت لطیف چیز ہے اور بیرونی کثافتوں کو جلد قبول کر لیتا ہے۔ اسی طرح اس کو نہایت احتیاط سے ڈھانک کر رکھنا چاہئے۔ تاکہ مکھیوں اور گرد و غبار سے محفوظ رہے۔

۴۔ دودھ کو ہمیشہ ہوش دے کر پینا چاہئے۔ تاکہ اگر ہوا یا پانی وغیرہ کے ذریعہ کسی قسم کے جراثیم پہنچ گئے ہوں۔ تو وہ ہلاک ہو جائیں۔

۵۔ دودھ کو فوراً ایک ہی بار نہیں پی لینا چاہئے۔ بلکہ آہستہ آہستہ ایک ایک گھونٹ پینا چاہئے۔ کیونکہ ہر گھونٹ کے ساتھ لعاب دہن مل کر اسے زود ہضم بنا دیتا ہے۔

۶۔ دودھ پینے سے قبل یا بعد میں کوئی ترش چیز نہیں کھانی چاہئے۔

گوشت زیادہ مقدار میں کھا کر بھی دودھ نہیں پینا چاہئے۔
۸۔ علی الصبح نہار منہ دودھ نہیں پینا چاہئے۔ اور رات کے کھانے کے کم از کم تین گھنٹہ بعد دودھ پینا چاہئے۔ بہترین وقت دودھ پینے کے لئے چار بجے سہ پہر کا وقت ہے۔

انڈے۔ انڈے بھی ایک مقوی غذا ہے۔ کیونکہ ان میں تمام ضروری اجزاء غذائیہ پائے جاتے ہیں۔ خام یا نیم پختہ انڈے زود ہضم ہوتے ہیں۔ اور اس لئے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ میں ہضم ہو جاتے ہیں۔ لیکن پکے ہوئے یا پوئے اُبالے ہوئے انڈے دیر ہضم ہوتے ہیں۔ اور اسلئے تقریباً ۳ گھنٹہ میں ہضم ہوتے ہیں۔ انڈے کی سفیدی کی نسبت زردی میں غذائیت زیادہ ہوتی ہے۔

انڈوں کی شناخت۔ باسی انڈوں کی نسبت تازہ انڈے ہمیشہ بھاری ہوتے ہیں۔ پاؤ بھر پانی میں آدھی چھٹانک نمک ملا کر اس میں ایک ایک انڈا ڈال کر دیکھیں۔ اگر اس نمکین پانی میں انڈا ڈوب جائے۔ تو سمجھیں کہ اچھا ہے۔ اگر وہ تیرنے لگے تو خراب ہے۔

گوشت۔ گوشت کو ہمیشہ جالیدار الماریوں یا چینکوں میں رکھنا چاہئے تاکہ اس کو جھاگتی نہ ہو۔ اور اس پر کھیاں نہ بیٹھ سکیں۔ کیونکہ کھیاں ہر جگہ اڑتی ہیں۔ اور بیماریاں و تندہست آدمیوں اور جانوروں کے باخاؤں پر اور دوسری غلاظت پر بیٹھتی ہیں۔ اور اس طرح بعض خطرناک متعدی امراض کے جراثیم ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتی ہیں۔ اور اس طرح ایسا گوشت بھی جس پر کھیاں بیٹھتی ہیں۔ کھانے والے کی بیماری کا باعث ہو سکتا ہے۔ دراصل تو یہ میونسپل کمیٹی کا فرض ہے۔ کہ وہ ہیلتھ آفیسر یا سینٹری انسپکٹر کے ذریعہ سے قصابوں کو گوشت کے اس طرح سے محفوظ رکھنے پر مجبور کرے۔ لیکن عام لوگوں کو بھی چاہئے۔ کہ وہ ایسے قصاب سے گوشت نہ خریدیں۔ جو اس طرح کھپوں وغیرہ سے گوشت کو محفوظ نہ رکھتا ہو۔

خراب یا متعفن گوشت یا بیمار جانور کا گوشت کھانے سے اکثر شدید اور مہلک امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ گرمیوں میں زیادہ باسی گوشت کھانے سے دست و قے آنے لگتے ہیں۔ مسلول گائے کا گوشت کھانے سے مرض سل ہو جاتا ہے۔

عمدہ گوشت کی شناخت۔ بھڑ۔ بکری اور گائے کے اچھے گوشت کی رنگت سرخ ہوتی ہے۔ اور اس کی کالی ہوئی سطح پر تنگرفی جھلک ہوتی ہے۔ اگر سبزی مائل جھلک ہو تو وہ گوشت خراب ہوتا ہے عموماً باسی گوشت کی یہی صورت ہوتی ہے۔ جس گوشت کی رنگت زرد یا سیاہ ہو وہ بالکل خراب ہوتا ہے۔ عمدہ اور تازہ گوشت کی یہ بھی پہچان ہے۔ کہ ایک تیز چاقو کو گوشت کے اندگڑا دیا جائے۔ اگر گوشت تازہ ہے۔ تو چاقو کیسا گڑنا جائیگا۔ اگر چاقو گاڑتے وقت کوئی حصہ نرم اور کوئی حصہ سخت محسوس ہو تو وہ گوشت خراب ہے۔ اسی طرح اگر گوشت میں سے بو آرہی ہو تو بھی اس گوشت کو نہیں کھانا چاہئے۔

گوشت ہمیشہ اچھی طرح پکا کر کھانا چاہئے۔ نیم نچت یا کچے گوشت کے کھانے سے کئی امراض کے پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ سندھان میں عام طور پر گوشت پکانے کا یہ طریقہ ہے کہ پہلے مصالحوں اور پانی ڈال کر چڑھا دیا۔ جب پانی خشک ہو گیا۔ تو کھٹی ڈالکر بھون لیا۔ اور پھر پانی ڈال کر شوربا بنالیا۔ لیکن اس ترکیب سے عموماً گوشت کے اجزاء مغذیہ جل جاتے ہیں۔ یا اڑ جاتے ہیں۔ پس بہتر یہ ہے۔ کہ پہلی بار ہی مصالحہ وغیرہ ڈالکر گوشت کو بھون لیا جائے۔ اور پھر پانی ڈالکر شوربا بنالیا جائے۔ اس ترکیب سے اگرچہ ذائقہ میں فرق ہو جاتا ہے لیکن یہ مفید ضرور ہے۔

حقیقہ تقیہ اہل شیعہ

(از عابدین حضرت فقیریدعل شاہ صاحب سجادین و الیال ضلع جہلم)
ناظرین کرام! ان ظاہری محبان اہل بیعت دشمنان باطنی یعنی اہل تشیعہ کی

چکنی چوڑی باتوں پر دھیان نہ کریں۔ کیونکہ ان کی کتابوں میں ایک عجیب و غریب مسئلہ تفسیر موجود ہے جس کی تشریف یہ ہے کہ ظاہر کچھ رکھنا اور باطن میں کچھ رکھنا۔ اور تفسیر کا لغوی معنی یہی ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب مجمع البحار جلد ۱۲ جلد ۱۱ حضرات شیعہ چند ایک آیتیں بھی استدلال میں پیش کیا کرتے ہیں مثلاً الا ان تتقوا منهم تقیہ۔ مگر اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کفار سے مضرت کا اندیشہ ہو تو ایسی صورت میں ظاہر داری کا کچھ مضائقہ نہیں۔ بشرطیکہ دین میں کوئی قباحت نہ آوے۔ اسی کو تفسیر کہتے ہیں۔ یہ بات کہ کفار سے دلی دوستی نہ کرو، سمائی کتاب قانون کا قدیمی مسئلہ ہے۔ تورات میں بھی سوچا ہو کہ کفاروں سے ایمانداروں کے تین طریقے ہیں۔

۱) یہ کہ ان کی ملت و مذہب کی وجہ سے خوش ہو کر ان سے محبت رکھے۔
۲) سو یہ قطعی حرام ہے جو ایسا کر گیا قطعاً کافر ہو گا۔

۳) یہ کہ ان کی ملت کو برا جانتا ہے۔ مگر معاملات دنیا میں خوش اسلوبی اور رحمی سے پیش آتا ہے۔ سو یہ ہرگز ممنوع نہیں۔

۴) ان دونوں کی درمیانی حالت وہ یہ ہے کہ کفار کی ملت و مذہب کو تو برا جانتا ہے۔ مگر بمقابلہ اہل اسلام قرابت و محبت یا کسی دنیاوی نوکری وغیرہ کی غرض سے ان کی مدد کرتا ہے۔ یہ کفر نہیں۔ لیکن سخت گناہ ہے۔ انجام اس کا بھی کفری ہو جاتا ہے (تفسیر حقائق ص ۱۱۱ قرآن کریم کی اس آیت اور دیگر آیات لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء ۱۴ ولا تتخذوا الیہود والنصری اولیاء میں اس سے منع کیا گیا ہے۔ اولیاء کا لفظ یہاں دلالت کرتا ہے دلی دوستی پر۔ سو یہ کفار سے ہرگز جائز نہیں۔ صرف معاملات دنیاوی میں خوش اسلوبی چاہئے۔ اگر تفسیر سے مراد دینی احکام لئے جائیں تو دین میں نہایت خلط واقع ہو چکے اس شخص کو دین ہی معلوم نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ جو احکام بتا دیکے۔ ان میں تفسیر کی رو سے اعتماد ہی نہ ہو سکیگا۔ تفسیر برائے شیعہ کا ایک سوال اور اس کا جواب۔
آں حضرت نے خود تفسیر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے واسطے حکم الہی ہوا۔

آں حضرت نے خلقت سے ڈر کر تبلیغ نہ کی۔ حالانکہ ان کی حفاظت کا بھی خداوند کریم ذمہ دار تھا۔ قرآن کریم میں دیکھو۔ واللہ یعصمکم من الناس یعنی اللہ بچائے گا تم کو ضرر لوگوں سے۔ اور حضرت صادق سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک سو بیس مرتبہ بالائی آسمان پر مدعو فرمایا۔ آپ کو تمام فرائض وغیرہ کی وصیتوں سے زیادہ مقدم حضرت امیر المومنین کی ولایت کی وصیت فرمائی۔ پھر حضرت محمد صلعم نے سب فرائض سے افضل و اعلیٰ فریضہ کو لوگوں سے بخوف جان کیوں پوشیدہ رکھا۔ جس کے باعث رسالت بھی بیکار رہی۔ اور خداوند تعالیٰ نے رسالت کے ناتمام ہونے کی بھی دھمکی دی۔ حیات القلوب جلد سوم صفحہ نمبر ۴۵۔

اہل سنت کا جواب۔ اللہ اکبر! کتنا بڑا بہتان اس حضور صلعم پر قائم کیا گیا۔ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کے نازل ہونے کے پہلے کس قدر جوان مرد اور بہادر تھے۔ جس کے آشاہد خود خداوند کریم ہیں۔ (تم انزل الیہ سبکینہ علی رسولک) پھر نازل کیا خداوند کریم نے رحمت کو کہ وہ سبب تسکین و آرام کا تھا۔ اور پیغمبر اپنے کے کہ کفار کے ساتھ تنہا کھڑے ہوتے اور ان کی کثرت کا کچھ اندیشہ نہ کرتے (تفسیر عمدة البیان شیعہ جلد اول ص ۴۹) سوال شیعہ کی یہ باتیں سب بناوٹی ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قوم سے ڈر کر حضرت علی کی ولایت و امامت کو ظاہر نہ کر سکے۔ اور کام تقیہ میں گذاردی۔ اور دیکھو الذین یبلغون رسالات الیہم ویخشونہ ولا یخشون الا اللہ۔ تراجمہ۔ وہ لوگ کہ پہنچاتے ہیں پیغام خدا کے کو اپنی امتوں پر بدوں خوف آدمیوں کے اور ڈرتے ہیں وہ خدا سے اور نہیں ڈرتے وہ احکام پہنچانے میں کسی سے مگر خدا سے (تفسیر عمدة البیان شیعہ جلد ۳ صفحہ ۶۵) اور دیکھو انما یخش الله من عبادہ العلماء۔ ترجمہ۔ سوا اس کے نہیں ڈرتے ہیں خدا سے بندوں اس کے میں علماء اس واسطے کہ شرط خوف کرنے کی جاننا خدا کا اور واقف ہونا اس کی صفات اور افعال کا ہے اور اسی مقام سے ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرا خوف

خدا تعالیٰ سے تم سے زیادہ ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو کوئی تم میں سے خدا کو
 نیا دہ جانتا ہے۔ وہ خدا سے زیادہ ڈرتا ہے۔ تفسیر عمدۃ البیان جلد ۳ ص ۱۰۱۔
 سوا اہل شیعہ صاحبان عز کریں۔ کہ جب رسول خدا کا علم سب سے زیادہ ہے۔ تو
 خشیہ بھی سب سے زیادہ ہوگا۔ پھر لوگوں کے ڈر سے کیے تبلیغ خلافت
 حضرت علی کرم اللہ وجہہ لوگوں میں نہ پہنچا یا۔ اور ساری عمر تقیہ میں گزار دی۔
 مصنف کتاب حیات القلوب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادری بیان
 کرتا ہوا لکھتا ہے۔ دونوں شانوں کے درمیان مہر پیگیری ہوگی۔ اپنی شمشیر
 اپنے کندھے پر رکھ کر کسی دشمن کی پروا نہ کریگا۔ ملاحظہ ہو حیات القلوب جلد
 دوم ص ۶۶۔ پھر لکھا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت کے نور کو ستر حصہ پہلے سے
 زیادہ کر دیا۔ اور اس حد تک پہنچا۔ کہ کسی کو یہ طاقت نہ تھی۔ کہ روئے مبارک
 پر اچھی طرح سے نظر کر سکے جبرائیل نے کہا۔ کہ اے محمد خوف نہ کر۔ فرمایا۔ کہ
 اگر خدا کے سوا کسی اور سے ڈروں۔ گویا کہ خدا کی عظمت و جلالت کو نہ جانتا
 ہونگا میں (حیات القلوب جلد دوم ص ۱۱۱)۔

ان روایات اہل شیعہ سے معلوم ہوا۔ کہ جو روایات کتب اہل شیعہ
 میں خوف غیر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہیں۔ وہ سب من گھڑت
 ہیں۔ ان سے تقیہ ثابت نہیں ہوتا۔ اگر تقیہ کو تسلیم کیا جاوے۔ تو بقول
 اہل شیعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ڈر بڑا آدمی دنیا میں کوئی
 کم ہی ہوگا۔ معاذ اللہ۔ بلکہ تقیہ کو تو اس وحییت نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔
 جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر آسمان سے مہر شدہ نازل ہوئی۔ اور
 ہر ایک امام کے پاس پھر مہر شدہ پہنچی۔ جس زمانہ میں حضرت محمد باقر علیہ
 مہر توڑی گئی۔ تو اس میں لکھا تھا۔ حدث الناس ولا تخافن الا اللہ فانہ
 لا سبیل لاحد علیک (اصول کافی ص ۱۱۱) نبی اکرم کرو لوگوں سے اور
 اور فتنے دو ان کو اور نہ خوف کرو ان سے تم خوف الہی رکھو پس تحقیق
 وہ تم پر کسی کو بھی مسلط نہ کریگا۔ اس روایت نے توکل اماموں سے تقیہ
 کو اٹھا لیا۔ جو روایتیں کتب اہل شیعہ میں ان کی طرف منسوب ہیں وہ سب

ضعیف ہیں۔ لایق سند نہیں ۱۲۔ انا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا۔ اے لوگو جو حدیث میری موافق کتاب اللہ کے ہو اس پر عمل کرو۔ اور جو مخالف ہو وہ میری حدیث نہیں۔ سو قرآن کریم میں بہت جگہ خشیہ غیر اللہ سے منع کیا گیا ہے دیکھو فلا تخشوہم و اخشون پ س بقہ ترجمہ۔ پس نہ ڈرو تم اے مسلمانو! اُن سے کعبہ کی طرف نماز پڑھنے میں اور ڈرو تم مجھ سے میرے حکم کی مخالفت کرنے میں۔ جب عامیوں کے لئے یہ حکم ہے تو خاصوں کے لئے تو بہت ضروری ہوا۔ اگر ان میں یہ خصوصیت نہ ہو تو وہ عاموں سے پرے درجے کے ہوئے نہ خاص۔ اے شیعو۔ سوچو۔ اور دوازدہ اماموں کی امانت تقیہ سے نہ کرو۔ اور دیکھو فلا تخشوہم و اخشون قرآن کریم پ س مائدہ۔ ترجمہ۔ پس نہ ڈرو تم ان کافروں سے اور ڈرو تم مجھ سے دیکھو ظاہر باطن ایک موافق رکھنے کا حکم۔ (لسانک فی السر و العلانیہ واحد و کذ اللہ قلبک انی الحدیث لک نفسک و کفی فی خیبر لا لسانان فی فم واحد ولا سیفان فی نمد واحد ولا قلبان فی صدہما واحد) (اصول کافی ص ۵۱) ترجمہ۔ یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا حکم ہوا۔ کہ تیرے واسطے چاہئے۔ کہ تیری زبان ظاہر اور باطن میں ایک ہو۔ اور اسی طرح دل بھی ایک ہو۔ اور نفس کے کمروں سے میں تمہیں خوف دلاتا ہوں۔ اور یہ بھی خیال رکھ کہ اللہ میرا خیر ہے۔ دو زبانیں ایک منہ میں بہتر نہیں۔ اور دو تلواریں بھی ایک سینہ میں درست نہیں۔ اور نہ ہی دو دل ایک سینہ میں اچھے ہیں۔ اس حدیث سے ثابت ہوا۔ کہ تقیہ کوئی شے نہیں۔ اور پھر ابی عبد اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں من لقی المسلمین بوجھین و لسانین جاء یوم القیامہ ولہ لسانان من امر صافی شرح کافی ص ۱۹ یعنی امام جعفر صادق صاحب فرماتے ہیں۔ جو شخص ملاقات کرے مسلمانوں کے ساتھ دو منہ اور دو زبان سے ایسا شخص آویگا قیامت کے روز اوپر ایسے حال کے۔ کہ دو زبانیں اس کی آگ دوزخ سے ہونگی (یہ ہے شیعہ تقیہ کی سزا)

رہا شیعوں کا استدلال آیت من کفر باللہ من بعد ایمانہ الا من اکرہ وقلبه مطمئن بالايمان سے اس کی نسبت مصنف تفسیر عمدة البیان شیخ تحت آیت مذکورہ لکھتا ہے۔ اگر کوئی کافر زبردستی کرے اور حالت مجبوری میں کہنا کلمہ کفر کا اگرچہ تلف جان سے جائز ہے۔ جیسا کہ عمار نے کیا۔ لیکن بہتر یہ ہے۔ کہ کفر کے کلمہ سے پرہیز کرنا چاہئے واسطے اعزاز دین کے جیسے کہ عمار کی ماں اور باپ نے کیا۔ اور ہر چند ان سے کفار نے کلمہ کفر کہلایا۔ لیکن وہ یہی کہتے رہے۔ کہ خدا ایک ہے۔ اور محمد صلعم پیغمبر اس کا ہے۔ یہاں تک کہ وہ دونوں کفار کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ (صلۃ تفسیر عمدة البیان)

جو فرقہ مسلمانوں سے ہوا اور کفار سے ڈرے اس کو قرآنی اصطلاح میں ضعیف الايمان کہا گیا ہے۔ فیما کتب علیہم القتال اذا فریق منهم یجتون الذاس کحشۃ اللہ ادا شد خشیہ پ ۵۔ ترجمہ۔ پس جس وقت فرض کیا گیا۔ اوپر ان کے لڑنا تو اس وقت ایک فرقہ ان میں سے کہ ضعیف الايمان میں ڈرتے ہیں آدمیوں سے مانند ڈرنے کے خدا سے یا زیادہ سخت ڈرنا بسبب نامرویی کے مرنے کے خوف سے (تفسیر عمدة البیان جلد ۱ ص ۲۸۹)۔ سوچنا ماموں نے تقیہ کیا لوگوں سے ڈر کر اور حرام کو حلال کہا۔ وہ کس رتبے کے ہوئے۔ امام جعفر صادق صاحب زمانے ہیں۔ کہ میرا باپ بنی امیہ کے زمانہ میں فتویٰ دیتے تھے۔ کہ شکار باز اور شرکے کا حلال ہے۔ اور تھے وہ تقیہ کرتے۔ وہ شکار حرام ہے یعنی باز اور شرکے کا۔ سو یہ اہل شیعہ کا عجیب غریب مسئلہ ہے۔ اگر سوچا جائے۔ تو امام محمد باقر علیہ السلام تو تقیہ کر کے ضعیف الايمانوں سے ہو گئے۔ اور امام جعفر صادق علیہ السلام بسبب نہ تقیہ کرنے کے ایمان سے خارج ہوئے۔ نہ وہ بالئذین ذالک الاعتقاد جیسا کہ فرمایا۔ لا ایمان لمن تقیہ (اصول کافی ص ۴۸) یعنی جو تقیہ نہیں کرنا وہ مومن نہیں ۱۲۔ اور شارح کافی نے لکھا ہے۔ ترس مکران اللہ تعالیٰ بایں معنی کہ تقیہ مکن (صافی شرح اصول کافی ص ۲۷۷) پھر امام زین العابدین علیہ السلام کی گوشہ نشینی کی اس دعا پر غور۔ لا اشرک معہ تشییاً من دینک

مخافتہ احد من خلقك (صحیفہ کاملہ جو اہل شیعہ کے نزدیک اسمٰعیلی کتاب ہے (صفحہ ۲۲۵ سے) ترجمہ معنی نہ چھوڑوں میں ساتھ اس عمل کے کسی شے کو دین تیرے سے بسبب خوف لوگوں کے۔ اس مدعلے تو تفتیہ کی بنیاد ہی اکھیر دی۔ اے شیعو! اماموں کی امانت چھوڑ دو۔ جو عزت ان کو خداوند تعالیٰ نے دی ہے وہی عزت ان کے لئے رہنے دو۔ اور دیکھو مومن آل فرعون نے بھی تفتیہ ترک کر کے کہا تھا۔ لا تقتلون رجلاً ان یقول دلی اللہ و قد جاءکم بالنبیت من ربکم) یعنی دین میں جب نقصان ہوتے دیکھا کہ پیغمبر کا قتل کرنا ان لوگوں کا مقصود ہے۔ تو جھٹکھدیا کہ قتل کرتے ہو ایسے شخص کو جو وحید خدا بیان کرتا ہے۔ اور تمہارے پاس خدا کی طرف سے روشن دلیلیں لایا ہے۔ اس نے اپنے ایذا کی کچھ پروا نہ کی۔ بر ملا کہہ دیا۔ جیسے ابو بکر صدیق نے اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا پر یہی الفاظ پڑھ کر جہراً سنائے۔ اور اپنے ایذا کی کچھ پروا نہ کی۔ بہتر کام یہ ہے۔ کہ تفتیہ نہ کرے۔ اور جنت میں جگہ لیوے۔ جیسا کہ ایک روایت میں آتا ہے۔ کہ دو شخص کو فہ کے پکڑے گئے۔ اور ان سے کہا گیا کہ امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے بزاری اختیار کرو۔ ایک نے اختیار کر لی۔ وہ تو زندہ چھوڑ دیا گیا۔ اور جس نے انکار کیا۔ وہ قتل کیا گیا۔ اس زمانہ کے امام نے فتویٰ دیا۔ کہ جس نے تفتیہ کیا وہ مرد فقیہ ہے دین میں اور جس نے تفتیہ ترک کیا۔ وہ بہشت میں داخل ہوا (واما الذی لم یشرف علی فرجل یقتول الی الجنة) ۱۲) اصول کافی ص ۸۸ لم۔ سو تفتیہ کے ترک سے جنت ملے تو اور کیا چاہئے۔ اس حدیث سے حدیث من لا تفتیہ لہ لا ایمان سے خوب ٹکڑے کئے۔

(باقی باقی)

مركز انصارى الى الله

حزب الانصار ایسے مخلص کارکنوں کی جماعت ہے۔ جن کا مقصد وحید خدمتِ
 مسلمان ہے۔ ہر مسلمان کے لئے اس کا داخلہ کھلا ہے۔ ہر وہ مسلم جس کے سینہ میں نوری عمل
 موجود ہے۔ جو ملتِ اسلام کی زبانِ حالی سے متاثر ہو کر عملی کام کرنے پر آمادہ ہو۔ اس کا
 فرض ہے کہ حزب الانصار میں شامل ہو کر ایک نظام کے ماتحت سرگرم عمل ہو جائے۔

اخر ارض و مقاصد

۱۱) اندرونی و بیرونی حکموں سے اسلام کا تحفظ۔ تبلیغ و اشاعت اسلام۔

۲) اصلاح رسوم و احیاء و اشاعت علوم دینیّه -

طریقہ کاسر لا، اسلامی علوم کی تعلیم و تدریس کے لئے ایسے دارالعلوم کا اجرا جس میں طلباء و دینیات کی اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے مکمل عالم - مبلغ اور مناظر بن کر نکلیں۔ اور وہ علم کی ہدایت و تقویت دین کا باعث بنیں۔ لہذا ایسا کتب خانہ قائم کرنا جس میں جامعہ علوم و فنون و دیگر مذاہب باطلہ کی کتب جمع کی جائیں جن کے مطالعہ سے مدرسین و مبلغین اور طلباء کی نظر غائر اور خیالات عالی ہوں۔ اور عام شائقین ان کے مطالعہ سے مستفیض ہو سکیں۔ اس مبلغین و کارکنان کی ایسی جماعت کا قیام جو بذریعہ وعظ و تفریغ عامہ مسلمین خصوصاً وہابیوں کو تبلیغ احکام الہی کریں جس سے ان کے اخلاق و معاشرت کسب شرف و رسوم و معاملات شریعت کے مطابق ہو سکیں۔

رہا اغراض مذکورہ بالا کی اشاعت کے لئے ماہواری رسالہ کا احراء۔

ضرورت ہے کہ ہر فرد کی جو ضرورت ہو، بالائے جمیع کی تکمیل کیے گا کہ انسان جز الانصاف
 کا لفظ ہمیشہ یہ کام افراد کا نہیں بلکہ جماعت کے ذریعہ ہی سر انجام ہو سکتا ہے جامع
 ہو بھر میں دارالم غزنیہ قائم ہو چکا ہے جس میں علم غزنیہ اسلامی کی کل تعلیم و تدریس طلباء کیے رہائش و
 خود کا انتظام موجود ہے بوجہ کمی ٹریک خانہ کے قیام کیے خطرات پیش میں دیند حضرت کتبہ حیدر
 وقف فرما دیں اس طرح سے آسانی کیساتھ بنی خانہ قائم ہو گیا یہ مجلس اور ادارت بچوں کی تعلیم تربیت جملہ
 رہائش کیے خاص نظام کیا گیا ہے مبلغین دیہا میں دورہ کر کے نئی زندگی کی روح پھونک رہے ہیں سہ ماہ
 شمس اسلام حزب الانصار کی طرف سے جاری ہے ان تمام مضامیر پر ۲۰ ماہوار زیادہ خرچ ہو رہا ہے حزب الانصاف
 کے مجلس سیکرٹری کے بیتاب کارکن اپنی حیثیت زیادہ مصروف سخن میں جملہ اہل اسلام کا فرض ہے کہ اس کار خیر میں
 حصہ لیں آگ میں آؤ گر گرا پروانہ یہ کہنا ہوا - آئیں ساتھ آ کر مردانگی کا جوش ہے ۔

دعوتِ عمل

نبی کریم ﷺ و شمار عمر
زبان شیر کہ بانگ آید فلاں خاند

خبر الانصاف کے مقاصد اغراض و طریقہ عمل رُزقِ رسالہ کے تیسرے صفحہ پر چ ہے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ سچے کہ کایم اسلام اور انوں کے فائدے میں یا نہیں لگے ہیں تو کیا اس کا فرض نہیں کہ اس خدمت میں حسبِ حق حصہ لے۔ ذیل کے طریقوں سے آپ اس اسلامی فوہ سے کی آبیاری فرما سکتے ہیں۔
(۱) اپنی ماہواری آمد میں سے کچھ حصہ مقرر کر دیں۔ جو ماہ بجاہِ حرب کو پہنچتا ہے۔ نیز اس کے رکن بن اور دوسروں کو رکن بننے کی ترغیب دے کہ اس کا حلقہ کار وسیع کیجئے۔

۲۔ اپنی زکوٰۃ صدقہ و خیرات اگر کم نہیں تو اس کا بڑا حصہ دارالعلوم عزیزیہ کے غریب نادار طلباء و یتیم خانہ و زچہ کیلئے عطا فرمائیں جسکی تعلیم و تربیت و خوراک رہائی کا ذمہ حرب الانصار نے لے رکھا ہے۔
۳۔ ماہواری رسالہ شمس الاسلام خریداریں کہ حرب الانصار کو اس کے مالی مضار سے سبکدوشی میں امداد دیجئے۔ نیز رسالہ کی اشاعت وسیع کرنے کے لئے دعویٰ فرمائیے کہ کم از کم کوئی گاؤں ایسا نہ ہے جس میں رسالہ نہ جاتا ہو یقیناً جلتے کہ رسالہ کا ہر ایک جگہ جانا ایک کل عالم۔ مبلغ اور مناظر کے جانے کے برابر ہے۔

۴۔ بتاحی میاں کی غریب آبادہ علم بچے جہاں ملیں ان کو تعلیم و تربیت کے لئے دارالعلوم عزیزیہ بھیرہ میں بھیج دیں۔ تاکہ بری صحبت کے اثر سے بچکر اسلام کے خادم بن سکیں
۵۔ اپنے بچوں کو دینی تعلیم کیلئے کم از کم چار سال کیلئے دارالعلوم عزیزیہ میں بھیجیں چار سال میں معمولی قابلیت کے طالب علم کو کافی استعداد حاصل ہو سکتی ہے۔ اما ان مساجد کو مختور کریں۔ کہ وہ خود تعلیم حاصل کریں۔ اور اپنے بچوں کو چار سالہ نصاب کی تکمیل کیلئے بھیرہ میں بھیجیں۔

۶۔ اہل قلم حضرات رسالہ کی علمی اعانت سے ذریعہ نہ فرمائیں۔ اور خیر حضرت کا فرض ہے کہ کتاب میں اپنے پاس سے یا خرید کر کتب خانہ حرب الانصار کیلئے وقف فرمائیں تاکہ یہ صدقہ جاریہ کا کام دے سکیں۔ جن جن کتب کی ضرورت ہے وہ بذریعہ استفسار معلوم کریں۔

۷۔ اپنے علاقہ میں غیر مذہب کی تبلیغی جدوجہد و دیگر کوائف سے مطلع فرماتے رہا کریں اور اگر ضرورت ہو تو حرب الانصار کے مبلغین طلب فرما کر تبلیغی جلسہ کے انعقاد کا انتظام فرمائیں۔
۸۔ اگر آپ تبلیغ کر سکتے ہیں۔ تو شعبہ تبلیغ حرب الانصار میں اپنا نام درج کرائیں۔

الحاضرین: منظم حرب الانصار بھیرہ (پنجاب)

چشمہ انوار احمد ایڈیٹر۔ پرنٹر و پبلشر منوہر پرس گروہا طبع ہو کر فلتر رسالہ شمس الاسلام بھیرہ شائع ہوا